نوٹس موطا امام مالک

حدیث شریف

تعارف
صاحب مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

نام:- مالک۔

نسب:- مالک بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔

کنیت:- ابو عبداللہ۔

تاریخ پیدائش:- آپکی معین تاریخ پیدائش معلوم نہ ہوسکی۔ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ آپ سنہ ۹۳ھ، ۹۴ھ یا ۹۵ھ میں پیدا ہوئے۔

مقام پیدائش:- مدینۃ المنورہ۔

تحصیل علم:- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک متقی، پارسا اور صاحب علم خاندان میں پرورش پائی۔ انکے جد ابن عامر اپنے زمانے کے بڑے علماء میں سے تھے۔ اور ان کے والد گرامی تو صحابیٔ رسول ہونے کے ساتھ ساتھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے خاص خادم بھی تھے۔ آپ نے اپنی والدہ کی ترغیب پر علم فقہ اور علم حدیث سیکھنے کا آغاز کیا اور خصوصاً علم حدیث میں مہارت حاصل کی۔

استاد:- حضرت ربیعہ بن فروخ تیمی کو امام مالک کے اساتذہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

تصانیف:- (۱) کتاب (رسالہ الی الرشید)

(۲) کتاب المؤطا۔

(۳) کتاب فی المسائل۔

(۴) رسالۃ فی الرد علی القدریہ۔

(۵) کتاب فی النجوم۔

(۶) تفسیر غریب القرآن۔

مقام علمی:- آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے زمانہ میں یکتا اور مرجع خاص و عام تھے۔ علوم دینیہ میں گہری نظر رکھتے تھے۔ اپنے زمانے میں فقیہ حجاز اور امام دار الہجرت قرار پائے۔ یہاں

تک کہ آپ کے بارے میں کہا جانے لگا "لا یفتی و مالک فی المدینہ"
امام مالک اپنے زمانے کے محدثین میں سب سے ثقہ تھے اور بعد کے علماء نے انہیں ایک مستقل فقہی مذہب "مالکیہ" کا بانی قرار دیا۔
عباسی خلیفہ ہارون الرشید نے ایک مرتبہ آپ سے عرض کی کہ آپ اسکے پاس تشریف لایا کریں تاکہ اسکے بیٹوں کو تعلیم دیں۔ آپ نے فرمایا "العلم یؤتی ولا یاتی"

تصنیف مؤطا :- عباسی خلیفہ منصور نے آپ کی بارگاہ میں عرض کی کہ کوئی ایسی کتاب تحریر فرمائیں جو لوگوں کو عمل پر ابھارے اس نے یوں کہا "یا مالک وطئ للناس کتابا"۔ تو آپ نے جو کتاب لکھی اس کا نام مؤطا رکھا۔

تلامذہ :- ان کے اہم تلامذہ میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) ابوبکر بن الواویس۔
(۲) اسماعیل بن الواویس۔
(۳) اشہب بن عبدالعزیز۔
(۴) عبداللہ بن وھب۔
(۵) اسحاق بن حماد۔
(۶) ابویعقوب الرازی۔
(۷) ابوالفرج مالکی۔

ابتلاء :- والیٔ مدینہ جعفر بن سلیمان سے کہا گیا کہ امام مالک تمہاری بیعت پر ایمان رکھنے کو درست نہیں سمجھتے۔ اس نے امام مالک کو بلوایا، کپڑے اتروا کر کوڑے لگوائے حتی کہ آپکا کندھا جوڑ سے اکھڑ گیا۔

وفات :- آپ علیہ الرحمہ ۱۴ ربیع الاول یا صفر میں فوت ہوئے اور ۱۷۹ھ میں آپکو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ ایک قول کے مطابق آپکی وفات ۱۷۸ھ کی ہے۔

الموطا کا تعارف

* کہا گیا ہے کہ قرآن مجید کے بعد سب سے افضل کتاب "الموطا" ہے پہلی کتاب جو باقاعدہ فقہی ترتیب سے مبوبا مفصلاً مرتب کی گئی، الموطا ہی ہے۔

* علامہ ابوبکر ابن عربی کہتے ہیں :- "موطا بنیادی اور پہلی کتاب ہے۔ بخاری کی حیثیت اسکے بعد ہے۔ ان دونوں کتابوں پر مسلم و ترمذی جیسی کتابوں کی بنیاد رکھی گئی۔

* **وجہ تسمیہ :-** مؤطا' توطیۃ سے ہے جسکا مطلب ہے روندنا، تیار کرنا، سہل کرنا' اتفاق کرنا۔

(۱) امام مالک علیہ الرحمہ نے اسے مرتب کر کے لوگوں کیلئے تیار کیا اور سہل بنایا اسلئے موطا کہلائی۔

(۲) امام مالک نے اسے لکھ کر مدینہ کے ستر فقیہوں کے سامنے پیش کیا۔ سب نے ان سے اتفاق کیا' تو سب کی نظروں کی روندی ہوئی ہونے کے باعث اس کا نام موطا رکھا گیا۔

* شاہ ولی اللہ اور شاہ عبد العزیز رحمھما اللہ نے کتب حدیث کے پانچ طبقات کیے اور موطا امام مالک کو پہلے طبقہ میں رکھا۔

* امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا امام مالک سے زیادہ صحیح کتاب کوئی نہیں۔

* امام نووی رحمہ اللہ نے شرح مسلم کے مقدمے میں اپنے استاد صاحب کا قول نقل کیا " مجھے ایک ایسی کتاب ملی ہے جسکا نام مؤطا ہے جو صحیحین اور ترمذی وغیرہ کتابوں سے بہتر ہے اگرچہ وہ کتابیں بھی اچھی ہیں۔

* علامہ زرقانی شارح موطا فرماتے ہیں۔ " امام مالک نے اس کتاب کو تصنیف کیا تو دوسرے علماء نے بھی اسی طرز پر احادیث کے مجموعے تیار کیے لوگوں نے امام مالک سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا بقا صرف اخلاص اور حسن نیت کو ہے... اور یہی ہوا۔ باقی نسخے اور مجموعے کب کے ناپید ہو گئے۔ فقط موطا امام مالک کا ڈنکا اب تک بجتا ہے۔

* ابوبکر ابہری کہتے ہیں :- موطا کی کل احادیث 1720 ہیں۔ ان میں سے مسند اور مرفوع 600 ہیں۔

مرسل 222، موقوف 617 اور تابعین کے اقوال وفتاوی 272 ہیں

★ امام مالک رحمہ اللہ سے تقریباً ہزار افراد نے موطا کو سن کر جمع کیا جن میں سے 16 نسخے مشہور ہیں۔

شروحات موطا:- (۱) المنتقی، (۲) الاسماء ← ابوالولید الباجی متوفی 474ھ (۳) الاستیفاء۔

(۴) کتاب التمہید لما فی الموطا من المعانی والاسانید، (۵) الاستذکار (اختصارِ تمہید) ← ابن عبدالبر مالکی 463ھ

(۶) کشف المغطا عن الموطا (۷) تنویر الحوالک (اختصارِ کشف) ← امام جلال الدین سیوطی 911ھ

(۸) شرح الموطا ← محمد ابن عبدالباقی زرقانی 1122ھ۔

نوٹس مؤطا

جامع قضاء الصیام

★ جامع سے مراد وہ باب جس میں ماقبل سے مختلف متفرق روایات یا روایت ہوں۔

★ کان اور یکون کا اکٹھا آنا:۔

یہ تکرار، تحقق قصہ کیلئے اور معاملے کی تعظیم کیلئے ہے۔ اور پہلے ماضی پھر مضارع لانا استمرار اور تکرار فعل پر دلالت کرتا ہے۔ اسکی تقدیری عبارت "کان الشان یکون ...." ہے۔

ایک ضعیف احتمال یہ بھی ہے کہ "یکون" کا لفظ زائد ہے۔

★ "فما استطیع ان اصومه" کی شرح:۔ ایک توجیہ یہ ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خاص رخصت عطا فرمائی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اگلے شعبان سے پہلے روزے اسلئے قضاء نہیں کیا کرتی تھیں کہ وہ اپنے آپ کو ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت کیلئے تیار رکھتی تھیں کہ جب بھی حضور انہیں طلب فرمائیں، وہ تیار ہوں۔ اور روزے کی حالت میں ایسا مشکل ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے اجازت اسلئے نہیں مانگتی تھیں کہ مبادا حضور اجازت عطا فرما دیں حالانکہ انہیں ان کی ضرورت ہوتی

رخصت والا قول راجح

★ ایک رمضان کے روزے ذمہ پر ہوں تو کب قضا کرنے چاہئیں؟

اس معاملے میں امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ اور دیگر ائمہ کا اختلاف ہے۔

عند مالک والشافعی:۔ اگر کسی شخص پر ایک رمضان کے روزے قضا باقی ہوں تو اگلا رمضان آنے سے پہلے پہلے قضاء کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر اگلا رمضان آنے سے پہلے قضاء نہ کیا حتی کہ اگلا رمضان آ گیا، تو اس رمضان کے روزے رکھنے کے بعد پچھلے رمضان کی قضاء بھی کرے اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو ایک مُد گندم دینا بھی واجب ہے۔

عند ابی حنیفہ:۔ حکم یہی ہے کہ اگلا رمضان آنے سے پہلے پچھلے روزوں کی قضاء کرے، البتہ اگر نہ بھی کرے تب بھی فدیہ ضروری نہیں۔

★ اگر کسی عذر کی وجہ سے اگلے رمضان تک قضاء نہ کر سکا تو سب کے

نزدیک اگلے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد پچھلے قضاء کرے اور فدیہ نہیں ہے۔
(ہمارے نصاب میں اتنا ہی تھا۔۔۔ ایوب عطاری عفی عنہ)

کتاب الصید

★ مشکل الفاظ کے معانی:-

قَدوم:- کلہاڑی۔ المِقراض:- قینچی۔ البُندقة:- بندوق

خَرَق (ض):- زخم لگانا۔ المَقاتِل:- مقتل کی جمع، قتل کرنے کی جگہ (ایسی جگہ جہاں ضرب لگانے سے جانور نہ بچے) مثلاً گردن

مَصرَع:- گرنے کی جگہ۔ مخالب:- پنجے۔ فرط (ن):- کوتاہی کرنا۔

الضَّارِی:- شکاری۔ النبل:- تیر۔ الحِیتان:- حوت کی جمع مچھلیاں

صَرْدٌ:- سردی۔ وَقِیذ، مَوقُوذہ:- گلا گھونٹ کر مارا ہوا جانور۔

المُعتَر:- مانگنے والا

★ معراض کسے کہتے ہیں اور اسکے ذریعے شکار کا کیا حکم ہے؟

اسکے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ اسکی درست تفسیر یہ ہے کہ ایسی موٹی لکڑی یا عصا جسکے ایک طرف لوہا ہو، اور بعض اوقات یہ بغیر لوہے کے بھی ہوتا ہے۔

قاموس میں ہے کہ معراض ایسے تیر کو کہتے ہیں جسکا پَر نہ ہو (لوہا)، اطراف سے باریک اور درمیان سے موٹا ہو۔ یعنی لکڑی نوکیلی ہو۔

بہرحال دونوں صورتوں میں لکڑی کے دو حصے ہو گئے، ایک تو نوکدار یا دھار دار حصہ اور دوسرا موٹا حصہ۔ باریک حصہ جانور کو لگے گا تو اسے پھاڑ کر اس کا خون بہا دے گا اور جانور قتل ہو جائے گا۔ اور موٹا حصہ لگے گا تو جانور اسکی چوٹ سے مرے گا یعنی دبنے کی وجہ سے۔ پہلی صورت میں جانور حلال ہو گا، دوسری صورت میں اگر جانور تڑپ رہا ہو اور ذبح کر دیا جائے تو وہ بھی حلال ہے اور اگر اسی طرح مر جائے تو موقوذہ کے حکم میں ہو گا۔

★ شکار کو تیر لگنے کے بعد اگر وہ نظروں سے اوجھل ہو گیا تو کیا حکم ہے؟

اس حوالے سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اختلاف ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: آپ فرماتے ہیں کہ جب جانور کو تیر مارا، پھر وہ غائب ہو گیا، تو اگر وہ رات گزرنے سے پہلے مل جائے اور اس میں اپنے تیر کے اثرات بھی موجود ہوں تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر رات گزر جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ: آپ فرماتے ہیں کہ شکاری اسکی تلاش جاری رکھے اور بیٹھ نہ رہے، پھر شکار ملے اس حال میں کہ اس میں تیر کے سوا کوئی دوسرا زخم نہیں تو وہ حلال ہے اگرچہ جتنا وقت بھی گزر جائے۔ اور اگر بیٹھ رہا اور پھر شکار مرا ہوا ملا تو حلال نہیں۔

★ سدھایا ہوا کتا اگر شکار کرے پھر اس میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟

اس حوالے سے امام مالک علیہ الرحمۃ اور امام اعظم رحمہ اللہ کا اختلاف ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ: ان کے نزدیک اگرچہ کتا سب کچھ کھالے اور صرف ایک ٹکڑا ہی چھوڑے تو وہ بھی کھائی جا سکتی ہے۔

دلیل: حدیث پاک میں ہے "اذا ارسلت کلبک وذکرت اسم اللہ فکل وان اکل منہ۔"

امام اعظم رحمہ اللہ: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو اس شکار کا کھانا جائز نہیں۔

دلیل: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں ہے "فان اکل فلا تاکل فانما امسک علی نفسہ"

★ جو مچھلی پانی میں اپنی موت آپ مر گئی اس کا کیا حکم ہے؟

اس کے بارے میں امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک کا اختلاف ہے جو مع دلائل ہدایہ شریف میں مذکور ہے۔ امام مالک حلال اور امام اعظم مکروہ کہتے ہیں۔

★ گھوڑے کے کھانے کا کیا حکم ہے؟

اس بارے میں امام اعظم رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کا موقف کراہت کا ہے اور امام شافعی وصاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک جائز ہے۔

★ جو مردار کھانے کی طرف مضطر ہو اسکے بارے میں کیا حکم ہے؟

امام مالک و احد قولی الشافعی رحمہما اللہ: ایسا شخص مردار کو پیٹ بھر کر کھالے اور زاد راہ بھی بنالے، پھر اگر کوئی حلال شے مل جائے تو اسے پھینک

دلیل:- جو شخص حالت اضطرار میں ہے، اسکے لیے مردار کھانا حلال ہے، اب جس طرح وہ کسی اور حلال کھانے کو جتنا چاہے کھا بھی سکتا ہے اور زادِ راہ کے طور پر ساتھ بھی لیجا سکتا ہے، اسی طرح اس مردار کو بھی لیجا سکتا ہے۔

امام اعظم و آخر قول الشافعی رحمہما اللہ:- مضطر فقط اتنا کھا سکتا ہے جس سے اسکی جان بچ جائے۔

دلیل:- مردار کی اصل حرمت ہے، اباحت صرف جان بچانے کیلئے ثابت ہوئی تھی، تو جب اتنا کھا لیا جس سے جان بچ جائے تو مزید کھانا ممنوع ہوگا۔

★ ایسا شخص جو مضطر ہے اور اسکے قریب کسی دوسرے کا حلال کھانا موجود ہے وہ کیا کرے؟

ایسے شخص کی دو صورتیں ہیں... اگر تو وہ یہ جانتا ہے کہ حلال کھانا جس کا ہے وہ اسکی ضرورت کو سمجھتے ہوئے اسے معاف کر دے گا اور چور سمجھ کر ہاتھ کٹوانے سے باز رہے گا تو اسکے لیے بہتر ہے کہ حلال کھالے اور اگر اسے خطرہ ہے کہ وہ اسے چور گردانیں گے اور ہاتھ کٹوا دیں گے تو مردار کھانا بہتر ہے۔

کتاب العقیقة

★ مشکل الفاظ کے معانی:-

ینسُک:- قربانی کرنا۔ **النُّسُک:-** ذبیحہ۔ **عَوْرَآء:-** یک چشم/کانا

عَجْفَآء:- کمزور/لاغر۔

★ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے "لا احب العقوق" کیوں فرمایا؟

اس بارے میں مختلف احتمالات بیان کیے گئے ہیں۔

(۱) ہو سکتا ہے کہ سائل یہ گمان کرتا ہو کہ عقیقہ اور عقوق (نافرمانی) ایک ہی حروف اصلیہ ہیں تو شاید عقیقہ بھی اتنی اہم شے نہیں، اس وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس باب میں اللہ

تعالیٰ کو عقوق ناپسند ہے نہ کہ عقیقہ۔

(۲) ویسے تو عقوق کا لفظ اس وقت بولا جاتا ہے جب اولاد، والدین کی نافرمانی کرے، لیکن ہو سکتا ہے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے والد کیلئے مستعاراً استعمال کیا ہو کہ جس طرح بیٹا، والد کا حق نہ مانے تو اس فعل کو عقوق کہتے ہیں، اسی طرح والد پر بیٹے کا حق ہے کہ اسکی طرف سے عقیقہ کیا جائے، اس حق کو ضائع کرنا عقوق سے تعبیر فرمایا گیا اور فرمایا کہ یہ بات ناپسندیدہ ہے کہ عقیقہ نہ کیا جائے۔

(۳) امام طیبی فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ اس شخص نے یوں سوال کیا ہو "وُلِدَ لی مولود احب ان اُعُقَّ عنہ فما تقول" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ "اعق" کو ناپسند فرمایا ہو کیونکہ یہ لفظ عقیقہ اور عقوق کے درمیان مشترک ہے۔ اور فصاحت کا تقاضا ہے کہ ایسے لفظ مشترک کے استعمال سے گریز کیا جائے جس کا ایک معنیٰ ناپسندیدہ ہو۔ پس کراہت کا تعلق اس لفظ کے ساتھ ہوگا جو استعمال کیا گیا نہ کہ نفسِ عقیقہ کے ساتھ۔

★ بچے اور بچی کے عقیقے میں کیا ذبح کیا جائے؟

اس بارے میں امام مالک رحمہ اللہ کا امام اعظم رحمہ اللہ سے اختلاف ہے:

امام مالک رحمہ اللہ: بچے اور بچی دونوں کی طرف سے ایک ایک بکری عقیقہ کے طور پر قربان کی جائے۔

دلیل: ترمذی کی حدیث پاک ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک بکری عقیقے میں قربان کی۔

امام اعظم، امام شافعی، امام احمد رحمھم اللہ: بچے کی طرف سے دو اور بچی کی طرف سے ایک بکری قربان کی جائے۔

دلیل: ترمذی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ واحدۃ۔

★ عقیقہ کا حکم کیا ہے؟
عقیقہ سنت ہے۔ البتہ امام احمد کا ایک قول وجوب کا ہے۔
★ عقیقہ کے جانور کی ہڈی توڑی جائے یا نہیں؟
امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ توڑی جائے اور ہمارے نزدیک نہ توڑنا نیک فال ہے۔

کتاب الرضاع

★ رضاع کا کیا مطلب ہے؟
رَضاع پستان کو منہ میں ڈالنے اور دودھ پینے کو کہتے ہیں۔
اصطلاح میں مخصوص مدت میں کسی بھی طریقے سے بچے کے پیٹ میں عورت کا دودھ چلا جانا رضاع کہلاتا ہے۔

★ رضاعت سے کون کونسے رشتے حرام ہو جاتے ہیں؟
ان الرضاعۃ تحرم ما تحرم الولادۃ۔ رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادۃ (نسب) سے حرام ہوتے ہیں۔

★ کتنا دودھ رضاعت ثابت کر دیتا ہے؟
اس بارے میں کئی موقف ہیں۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ:- امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا موقف حضرات صحابہ کرام جیسا کہ حضرت مولا علی مشکلکشا اور حضرت ابن مسعود و ابن عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و رحمہ اللہ تعالیٰ کے مطابق ہے اور وہ یوں ہے کہ مدت میں ایک قطرہ بھی حرمت رضاعت ثابت کر دیتا ہے۔

دلائل:- (۱) فرمان باری تعالیٰ:- "وامہٰتکم اللاتی ارضعنکم" اس میں "ارضعن" مطلق فرمایا گیا خواہ کم پلایا یا زیادہ۔

(۲) عن ثور بن زید الدیلی عن عبداللہ ابن عباس انہ کان یقول "ما کان فی الحولین وان کانت مصۃ واحدۃ فانہ یحرم"

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ:- امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ اور امام احمد کا ظاہر الروایہ میں موقف یہ ہے کہ پانچ چسکیاں حرام کرنے والی ہیں۔

دلیل:- عن عائشة رضی اللہ عنھا انھا قالت "کان فیما انزل من القرآن "عشر رضعات معلومات یحرمن" ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ وھن مما یقرا فی القرآن"

امام احمد رحمہ اللہ تعالی:- ① اسحاق نے امام احمد رحمہ اللہ سے روایت کیا کہ تین چسکیاں حرمت رضاعت ثابت کرتی ہیں۔ وقال الرافعی: ظاہر المذہب وجھان: احدھا کقول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ والثانی: ثلاث رضعات واختارہ مشایخنا۔

دلیل:- (۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :- "لا تحرم المصۃ والمصتان"
(۲) وقال فی واقعۃ اخری :- "لا تحرم الاملاجۃ ولا الاملاجتان"

② امام احمد رحمہ اللہ کی ایک روایت ایک چسکی کی بھی ہے۔

متفرق:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا "لا تحرم الا سبع رضعات"

حضرت اماں حفصہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا "لا تحرم الا عشر رضعات"

رد دلائل:- پانچ چسکیوں والی روایت فقط حضرت سیدتنا اماں عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ عابدہ زاھدہ رضی اللہ عنھا کی ہے اسی طرح سات یا دس چسکیوں والی روایات بھی آحاد ہیں جن کے ذریعے قرآن پاک پر اضافہ نہیں کیا جا سکتا۔ *اور اۃ سے بھی جواز

رہی تین چسکیوں کی دلیل تو اس کی دو صورتیں ہیں اگر وہ قرآن پاک کی آیت کے بعد کی ہے تو خبر واحد ہونے کی وجہ سے اس پر عمل درست نہیں اور اگر پہلے کی ہے تو آیت کے ذریعے منسوخ ہے۔

★ ایک جواب حضرات امہات المومنین کی روایات کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ انہیں کا خاصہ تھا کیونکہ عام طور پر چسکیوں کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل کام ہے لہٰذا مطلقاً ہی حرمت کا حکم دیا جائے گا۔ (کہ ان کے لئے چسکیوں کی تعداد معین تھی)

★ اماں عائشہ و اماں حفصہ رضی اللہ عنھما نے دودھ خود کیوں نہیں پلایا، اپنی بہنوں کے پاس کیوں بھیجا؟

انہوں نے اپنے مقام و مرتبے کی وجہ سے خود دودھ نہ پلایا، کیونکہ

جتنا کسی کا مقام بلند ہوتا ہے اتنی ہی احتیاطیں زیادہ کرنا پڑتی ہیں۔ اور مقصود چونکہ حرمتِ رضاعت ثابت کرنا ہے اور وہ اس طریقے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

★ اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے پاس وہ نہیں آسکتا تھا جنہیں ان کے بھائیوں کی بیویوں نے دودھ پلایا ہوتا... اس سے کیا ثابت ہوتا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا ظاہر تو یہی ہے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنھا کے نزدیک رضاعت کا رشتہ فقط دودھ پلانے والی عورت سے قائم ہوتا ہے نہ کہ اسکے شوہر سے۔ اور اس مؤقف میں وہ ایک طرف ہیں اور جمہور دوسری طرف۔ جمہور کہتے ہیں کہ حرمت دونوں طرف سے ثابت ہوتی ہے۔

البتہ اگر اس روایت کی تاویل کر لی جائے کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنھا کی وہ بھابھیاں جو پہلے کسی اور کی بیویاں تھیں اور ان سے حاصل کردہ دودھ انہوں نے کسی بچے کو پلایا تھا، وہ بچہ بعد بلوغ ان (حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا) کے پاس نہیں آسکتا تھا تو یہ بھی جمہور کے موقف پر ہوں گی۔

★ مدتِ رضاعت کیا ہے؟

امام شافعی و صاحبین و امام مالک رحمھم اللہ:- ان کے نزدیک مدتِ رضاعت دو سال ہے

دلیل:- قال اللہ عزوجل "والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ"

امام اعظم رحمہ اللہ:- مدتِ رضاعت اڑھائی سال ہے اگرچہ دو سال کے بعد دودھ پلانا جائز نہیں۔

دلیل:- قال اللہ عزوجل "وحملہ وفصالہ ثلثون شھرا"

اس میں دو چیزوں کی مدت بیان کی گئی ہے یعنی حمل کی مدت بھی تیس ماہ اور دودھ کی بھی، مگر حمل کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بارے میں اماں عائشہ رضی اللہ عنھا کا فرمان موجود ہے کہ "لا یبقی الولد اکثر من سنتین" اور یہ بات سماع سے ہی معلوم ہو سکتی ہے، تو دوسری چیز کی مدت احتمالاً تیس ماہ

مقرر کر دی گئی۔ امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک مدت رضاعت تین سال ہے۔

★ فُضُل کا کیا مطلب ہے؟

اسکے مختلف معانی ہیں... ننگے سر ہونا، سارے جسم پر ایک ہی کپڑا لپٹا ہونا اور مال سب کا ایک ہی ہے کہ ایسی حالت میں ہونا کہ جس طرح گھر میں بلا تکلف محارم کے سامنے رہا جا سکتا ہے۔

★ رضاعتِ کبیر کے بارے میں کیا اختلاف ہے؟

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا :- ان کے نزدیک رضاعتِ کبیر بھی ثابت ہے یعنی بعد مدتِ رضاعت بھی دودھ پلا دیا تو حرمتِ رضاعت ثابت ہو جائے گی۔ داؤد ظاہری کا بھی یہی موقف ہے۔

دلیل :- حضرت سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نے اپنے منہ بولے بیٹے کے بارے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ارضعیہ خمس رضعات" عرض کی "کیف ارضعہ وھو رجل کبیر" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا "قد علمت انہ رجل کبیر"

دیگر امہات المؤمنین :- ان کے نزدیک بالغ کی حرمتِ رضاعت ثابت نہیں اور انہوں نے اور دیگر تمام ائمہ نے اس حدیث پاک جو اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی دلیل ہے کو خصوصیت پر محمول کیا ہے۔ ایک جواب یہ بھی ہے کہ یہ حکم منسوخ ہے۔

★ غِیلہ کسے کہتے ہیں؟ حاملہ عورت کا کسی بچے کو دودھ پلانا؟

عورت جس مدت میں بچے کو دودھ پلا رہی ہوتی ہے اس مدت کے دوران اس سے جماع کرنا غیلہ کہلاتا ہے۔ اسکے بارے میں مشہور تھا کہ اس سے بچے کی صحت پر برا اثر پڑتا ہے لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے منع فرمانے کا ارادہ فرمایا۔ پھر بتایا گیا کہ اہل روم اور اہل فارس ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولادوں کو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہٰذا آپ نے کبھی اس سے منع نہیں فرمایا۔

کتاب العتق والوَلاء

★ وَلاء کسے کہتے ہیں؟

اگر کوئی شخص اپنا غلام آزاد کر دے، پھر وہ غلام اس حال میں مر جائے کہ اس کا کوئی وارث نہ ہو تو اسکو آزاد کرنے والا اسکی میراث کا حقدار ہوگا۔ اسے شریعت کی اصطلاح میں ولا کہتے ہیں۔

★ مشترک غلام میں سے ایک حصہ دار اپنا حصہ آزاد کر دے تو کیا حکم ہے؟

اسکی دو صورتیں ہیں... آزاد کرنے والا یا تو خوشحال ہوگا یا تنگدست۔

دونوں صورتوں میں ائمہ کے مختلف موقفات ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

• **امام مالک رحمہ اللہ:-** امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک غلام اسی وقت آزاد ہوگا جب آزاد کرنے والا بقیہ حصہ داروں کو ان کا حصہ (قیمت) ادا کر دے گا۔ اگر خوشحال ہے تو اس کے حصہ دار اس سے قیمت وصول کریں گے اور اگر تنگدست ہے تو بقیہ حصہ غلام ہی رہے گا اور اس غلام سے سعایت بھی نہیں کروائی جائے گی۔

• **امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ:-** معتِق کے خوشحال ہونے کی صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کا قدیم قول امام مالک رحمہ اللہ کی طرح ہے اور جدید قول یہ ہے کہ آزاد کرتے ہی غلام پورا آزاد ہو جائے گا، بعد میں دیگر شرکاء معتِق سے قیمت وصول کریں گے (اس دن کی قیمت کے حساب سے جس دن آزاد کیا تھا) اور مکمل ولاء معتِق کو حاصل ہوگی۔

اور معتِق کے تنگدست ہونے کی صورت میں امام شافعی رحمہ اللہ کا موقف امام مالک رحمہ اللہ والا ہی ہے۔

• **امام احمد رحمہ اللہ:-** معتِق کے خوشحال ہونے کی صورت میں انکا موقف امام شافعی رحمہ اللہ کے قولِ جدید کی طرح ہے اور تنگدست ہونے کی صورت میں امام مالک رحمہ اللہ کی طرح ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ خوشحالی کی صورت میں وَلاء تمام حصہ داروں کی ہوگی۔

• **صاحبین رحمہما اللہ:-** خوشحالی کی صورت میں ان کا مؤقف امام احمد رحمہ اللہ کی طرح ہے یعنی معتِق سے قیمت وصول کر لی جائے گی اور ولاء تمام حصہ داروں کی ہوگی۔ اور تنگدست ہونے کی صورت میں غلام سے سعایت کروائی جائے گی اور وَلاء مشترک ہوگی۔

• **امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ:-** ان کے نزدیک اگر معتِق خوشحال ہو تو جس نے آزاد نہیں کیا اسے تین باتوں کا اختیار ہوگا، یا تو اپنا حصہ بھی آزاد

سگِ عطار ابو مشتاق محمد ایوب عطاری جامعۃ المدینہ کراچی

کر دے اور ولاء دونوں شریکوں کو حاصل ہو، یا غلام سے اصلی قیمت کے بدلے سعایت کروالے اور ولاء دونوں شریکوں کو حاصل ہو، یا معتق سے اپنے حصے کی قیمت وصول کرلے اور معتق بعد میں غلام سے سعایت کروالے، اور ولاء فقط معتق کی ہو۔

اور معتق کے تنگدست ہونے کی صورت میں غلام سے سعایت کروالی جائے اور مدتِ سعایت میں وہ مکاتب کی طرح ہوگا یا یہ ہو سکتا ہے کہ دوسرا شریک بھی اپنا حصہ آزاد کر دے۔ ان دونوں صورتوں میں ولاء مشترک ہوگی۔

اس ساری بحث کا نچوڑ یہ ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک عتق مطلقاً متجزی ہوتا ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک بالکل متجزی نہیں ہوتا اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک حالتِ تنگدستی میں متجزی ہوتا ہے، خوشحالی میں نہیں۔

★ غلام آزاد کرنے سے پہلے یا بعد میں کوئی شرط لگانا کیسا؟

آزاد کرنے سے پہلے یہ شرط لگانا کہ تم اتنا مال دو گے یا اتنا عرصہ خدمت کرو گے تو پھر تم آزاد ہو جاؤ گے، درست ہے جبکہ آزاد کرنے کے بعد یہ شرط لگانا درست نہیں اور اس پر عمل کرنا غلام پر لازم نہیں ہوگا۔

★ اگر کسی نے اپنے ایسے غلام آزاد کر دیے جن کے علاوہ اس کا کوئی مال نہ تھا تو؟؟؟

اس معاملے میں ائمہ ثلاثہ اور امام اعظم رحمہم اللہ کا اختلاف ہے۔

ائمہ ثلاثہ :- ان کے نزدیک ان غلاموں کے بارے میں قرعہ ڈالا جائے گا اور کُل جتنے غلام تھے ان میں سے ایک تہائی یعنی چھ میں سے دو، نو میں سے تین آزاد کیے جائیں گے جن کا نام قرعہ میں نکلے گا۔

دلیل :- "عن محمد بن سیرین ان رجلا فی زمان رسول اللہ اعتق عبیدا له ستة عند موته فاقرع بینهم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بینهم فاعتق ثلث تلک العبید"

امام اعظم رحمہ اللہ :- ہر غلام کا تہائی حصہ آزاد ہوگا اور بقیہ حصہ کیلئے وہ سعایت کریں گے۔

دلیل :- اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں قمار سے منع فرمایا ہے اور قرعہ بھی اسی کی قبیل سے ہے تو قرآن کی نص کی وجہ سے حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ہر کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح حاصل نہیں ہے کہ اس کو آزاد کر دیا جائے اور اس کو نہ کیا جائے سب برابر مستحق ہیں تو سب کا عتق مرجح

★ غلام کو آزاد کیا تو اس کا مال کیسے ملے گا؟

جب کسی نے غلام کو آزاد کیا تو اس بارے میں اختلاف ہے کہ اُس (غلام) کا
مال غلام ہی کے ساتھ جائے گا یا مالک کو ملے گا۔

امام مالک رحمہ اللہ :- آپ کے نزدیک آزادی کی صورت میں مال غلام کو ہی ملے
گا البتہ اگر بیع کی جائے تو مال بائع کا ہوگا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ
امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک غلام بھی مال وغیرہ کا مالک بن سکتا ہے
جبکہ جمہور کے نزدیک غلام کسی شے کا مالک نہیں بن سکتا۔
البتہ بعض مالکیہ فرماتے ہیں کہ اصل تو یہی ہے کہ غلام کسی شے
کا مالک نہیں بنتا لیکن چونکہ آزادی ایک احسان ہے تو احسان
کرنے والے کیلئے مناسب ہے کہ احسان کی تکمیل کرتے ہوئے اس غلام
سے کچھ واپس نہ لے۔

دلیل :- حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے "من اعتق
عبدا لہ ولہ مال فمال العبد لہ الا ان یشترط السید"

دیگر علماء :- اکثر علماء کا مؤقف یہ ہے کہ بیع و عتق دونوں صورتوں میں
مال آقا ہی کا ہوگا۔

★ غلام کی اولاد، غلام کا مال ہے یا نہیں؟

غلام کی اولاد، اس کا مال نہیں بلکہ غلام کے آقا کا غلام ہوگا۔

★ ام ولد کی بیع و ہبہ کرنا کیسا، اور آقا کے مرنے کے بعد اسکے ورثاء کو
ملے گی یا نہیں؟

ام ولد کو بیچنا یا ہبہ کرنا جائز نہیں اور آقا کے مرنے کے بعد وہ آزاد
ہو جائے گی اور اس کا بچہ

★ آقا کو لونڈی غلام کے ساتھ مار پیٹ والا سلوک کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟

اس بات پر اجماع ہے کہ اگر آقا خفیف سی سزا دے تو اسکی وجہ سے
غلام کو آزاد کرنا ضروری نہیں ہے۔ البتہ سخت سزا مثلاً آگ سے جلا دینا
یا کوئی عضو کاٹ دینا وغیرہ کی وجہ سے غلام کو آزاد کرنا ہوگا اس بات
میں اختلاف ہے

امام مالک رحمہ اللہ :- ان کے نزدیک ایسی سزا دیتے ہی غلام خود بخود

آزاد ہو جائے گا۔

دلیل :- "ان عمر بن الخطاب اتته ولیدة قد ضربها سیدها بنار او اصابها بها فاعتقها" اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لونڈی آزاد کردی گویا کہ وہ پہلے ہی آزاد ہو چکی تھی، مالک کا اختیار باقی نہ رہا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات لونڈی کو بتادی۔

امام اعظم و امام شافعی رحمہما اللہ :- غلام کسی صورت میں خود سے آزاد نہیں ہوگا البتہ جو حدیث آپ نے بتائی اس کی وجہ سے قاضی آقا کو کہے گا کہ اس غلام کو آزاد کر دے، حضرت عمر کا فعل "اعتقها" جو بیان کیا گیا ہے اس سے مراد بھی یہی ہے کہ "امر بعتقها"

★ ایسے شخص کا کسی غلام کو آزاد کرنا جس شخص پر اتنا دین ہو جو اسکے مال کو محیط ہو، جائز نہیں، اسی طرح نابالغ بچے کا بالغ ہونے سے پہلے غلام آزاد کرنا جائز نہیں اسی طرح "مُوَلّٰی علیه فی ماله" یعنی جس کے مال کا نگران کسی اور کو بنایا گیا ہو (مراد سفیہ) وہ اگرچہ بالغ بھی ہو جائے، اس وقت تک غلام آزاد نہیں کر سکتا جب تک اس کا مال اسکے سپرد نہ کر دیا جائے۔

★ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے "این اللہ" کیوں دریافت فرمایا حالانکہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہے؟

کفار عرب کی ہر قوم کا مخصوص بت ہوتا تھا جسکی وہ پوجا کرتے تھے اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ ان کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ پوچھنا چاہا کہ وہ لونڈی کس کی عبادت کرتی ہے: زمینی بتوں کی یا اس رب کی جسکی بادشاہت آسمانوں پر بھی ہے، تو اس کے جواب نے واضح کر دیا کہ وہ زمینی بتوں کی پجارن نہیں۔

اسکے جواب سے ایک مراد بلندی مرتبہ بھی ہو سکتی ہے۔

اور اسکے جواب میں کہ چونکہ لونڈیاں مصروف خدمت رہتی تھیں علم و عقل کا سوال نہ کرکے رہی تفتیش ایمان ... اسکی جہالت پر محمول ہے

★ تمام کفارات میں مومن غلام و لونڈی آزاد کرنا ضروری ہے یا کسی میں کافر کو بھی آزاد کر سکتے ہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ و شافعی و احمد رحمہم اللہ :- ان کے نزدیک تمام کفارات میں مومن

غلام آزاد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ولد الزنا ہو۔

دلیل:- قال اللہ تعالیٰ "من قتل مومنا خطأ فتحریر رقبۃ مومنۃ" اس پر قیاس کرتے ہوئے تمام کفارات میں مومن کی قید ہوگی۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- کفارۂ ظہار اور کفارۂ یمین میں کافر غلام کا آزاد کرنا بھی جائز ہے۔ کفارۂ قتل خطا میں مومن ضروری ہے۔

دلیل:- کفارۂ ظہار اور کفارۂ یمین میں مطلق غلام آزاد کرنے کا حکم ہے اور کفارۂ قتل میں مومن کی قید ہے۔ اگر ان دونوں میں مومن کی قید ہوتی تو وہاں بھی مومن آزاد کرنا ضروری ہوتا۔

★ اس شرط پر غلام خریدنا کہ اسے آزاد کردیا جائے گا، جائز ہے یا نہیں؟ اور اس غلام کو کفارے میں آزاد کرنا کیسا؟

اس بارے میں **امام مالک** رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ خریدنا اس وقت جائز نہیں ہے جبکہ جس غلام کے بارے میں شرط لگا رہا ہے اسی کو کفارے میں آزاد کرنا ہو۔ کیونکہ اس صورت میں یہ رقبہ تام کو آزاد کرنا نہیں ہوگا بلکہ اس شرط کی وجہ سے اسکی قیمت میں کچھ نہ کچھ کمی تو آئے گی، نیز یہ آزاد کرنا فقط کفارے کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ شرط کی وجہ سے بھی ہوگا اسلئے اس شرط کے ساتھ خریدنا درست نہیں۔

البتہ اگر تطوعاً آزاد کرنا ہو تو اس شرط پر خریدنا درست ہے کہ اسے آزاد کیا جائے گا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس شرط کی وجہ سے بیع ہی فاسد ہوجائے گی۔ کیونکہ ہر وہ شرط جس سے بائع، مشتری یا مبیع کا فائدہ ہو وہ مفسدِ بیع ہے۔

★ مکاتب کو کفارے میں آزاد کرنا کیسا؟

امام مالک رحمہ اللہ:- ان کے نزدیک مکاتب کو کفارے میں آزاد کرنا مطلقاً جائز نہیں۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- ان کے نزدیک ایسا مکاتب جس نے کچھ ادا نہ

کیا ہوا سے آزاد کر سکتے ہیں اور جو کچھ نہ کچھ بدلِ کتابت ادا کر چکا ہو اسے کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں۔

★ مدبر کو کفارے میں آزاد کرنا کیسا؟

امام مالک و امام اعظم رحمھما اللہ :- ان کے نزدیک مدبر کو کفارے میں آزاد کرنا جائز نہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ :- مدبر کو کفارے میں آزاد کرنا جائز ہے۔

★ عیسائی، یہودی یا مجوسی کو تطوعاً آزاد کرنا کیسا؟

ائمہ ثلاثہ :- ان کو تطوعاً آزاد کرنا جائز ہے۔

دلیل :- "فإمّا منًّا بعدُ وإمّا فداءً" آیت مبارکہ میں "منًّا" سے مراد آزاد کرنا ہے۔

امام اعظم رحمہ اللہ :- ان کو تطوعاً آزاد کرنا جائز نہیں۔

دلیل :- "اقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم" سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کفار کے ساتھ احسان نہیں کیا جائے گا۔

رد دلیل :- آپکی ذکر کردہ آیت ہماری بیان کردہ آیت سے منسوخ ہے۔ یا پھر صرف جنگِ بدر کے ساتھ خاص ہے

★ کفارات میں اطعامِ مساکین میں غیر مسلم کو کھلانا کیسا؟

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مناسب ہے کہ غیر مسلم کو نہ کھلایا جائے۔

★ میت کی طرف سے کوئی زندہ شخص غلام آزاد کرے تو کیسا؟

مالکیہ کا مشہور قول اور صاحبِ ھدایہ رحمھم اللہ :- میت کی طرف سے آزاد کرنا جائز نہیں۔

دلیل :- اس میں میت پر ولاء لازم کرنا پایا جا رہا ہے۔

امام مالک و امام محمد رحمھما اللہ :- میت کی طرف سے آزاد کرنا جائز ہے۔

البتہ امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک اگر میت نے وصیت کی ہوئی تھی تو ولاء اسی کیلئے ہوگی اور اگر وصیت نہیں کی تھی تو ولاء آزاد

کرنے والے کی ہوگی. ثواب دونوں صورتوں میں دونوں کو ملے گا
دلیل:- عن یحیی بن سعید انہ قال "توفی عبدالرحمن بن ابی بکر فی نوم نامہ
فاعتقت عنہ عائشۃ زوج النبی صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ورضی اللہ عنہا
رقابا کثیرۃ."
★ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالک نے جب انہیں بیچنے کی یہ شرط لگائی کہ ولاء
ہمری ہوگی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے اس پر یہ کیوں فرمایا "خذیھا
واشترطی لھم الولاء" حالانکہ ولاء تو آزاد کرنے والے کیلئے ہوتی ہے۔ اور بیع
میں شرط بھی جائز نہیں۔
اس کے مختلف جوابات ہیں۔
(۱) بعض نے تو ان الفاظ کا حدیث کا جزء ہونے کا ہی انکار کیا ہے کیونکہ
دیگر روایات میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔
(۲) "اشترطی لھم الولاء" سے مراد "اشترطی علیھم الولاء" ہے یعنی ان سے
ولاء لینے کی شرط لگالو۔
(۳) "اشترطی لھم الولاء" سے مراد "اظھری لھم حکم الولاء" ہے۔
(۴) اس سے مراد زجر و توبیخ ہے کہ شرط لگالو کہ ولاء ان کو ملے گی
لیکن اس شرط کا کون سا کوئی فائدہ ہوگا، جیسا کہ بخاری کی روایت
بھی ہے " اشتریھا وعلیھم یشترطون ما شاؤوا
(۵) یہ بات فقط حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قصہ کے ساتھ خاص ہے
اور اجازت دے کر باطل کرنے میں حکمت ان کو زیادہ بلیغ
طریقے سے زجر کرنا اور مسئلہ ذہن نشین کروانا ہے۔
★ مکاتب کی بیع کرنا کیسا؟
امام مالک رحمہ اللہ:- امام احمد اور امام شافعی کا قدیم قول یہ ہے کہ (کا موقف)
مکاتب کی بیع جائز ہے۔
دلیل:- حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا مکاتبہ تھیں لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے انہیں خریدا۔
امام اعظم رحمہ اللہ:- ان کے نزدیک اور امام شافعی کے جدید قول کے
مطابق مکاتب کی بیع جائز نہیں۔ اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا

والی حدیث کا جواب یہ ہے کہ جب مکاتبہ خود بھی بیع پر راضی ہوگئی اور اس کا مالک بھی تو اب کتابت ختم ہوگئی، لہٰذا یہاں مکاتبہ کی بیع ہی نہیں ہوئی۔

★ ولاء کی بیع یا ہبہ جائز ہے یا ناجائز؟

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ولاء کی بیع یا ہبہ سے منع فرمایا۔

★ غلام اور لونڈی میاں بیوی ہوں اور آزاد کر دیے جائیں تو ان کے بچوں کی ولاء کیسے حاصل ہوگی؟

اس سلسلے میں قاعدہ یہ ہے کہ اگر شوہر غلام ہے اور بیوی آزاد کی جا چکی ہے تو اس شوہر کے آزاد ہو جانے پر بچوں کی ولاء شوہر کے موالیوں کو ملے گی اور شوہر حالتِ غلامی میں ہی مر گیا تو ولاء عورت کے موالی لیں گے۔

اس میں شرط یہ ہے کہ ان بچوں کا حمل عورت کو آزاد ہونے کے بعد ٹھہرا ہو۔ اگر آزادی سے پہلے حمل ٹھہرا تو ولاء عورت کے موالیوں کیلئے ہوگی۔

البتہ اگر غلام کا والد آزاد ہے اور وہ غلام آزاد نہیں ہوتا اور اسی غلامی کی حالت میں مر جاتا ہے تو اب اسکے آزاد بچوں کی ولاء بچوں کے آزاد دادا کو ملے گی۔

اگر عورت کچھ آزاد کردہ غلام چھوڑ کر مری اور ان غلاموں کی ولاء اسکے بچوں اور شوہر کو ملی، اب کوئی بچہ فوت ہوتا ہے تو ولاء عورت کے خاندان میں لوٹ جائے گی۔

ولاء کے بارے میں ایک قاعدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فوت ہو اور اولاد اور بھائی وارث چھوڑے تو اسکے موالیوں کی ولاء اسکے بھائی کو ملے گی نہ کہ اولاد کو۔

★ سائبہ کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

سائبہ اس غلام کو کہتے ہیں جسے اس کا آقا آزاد کرتے ہوئے یہ کہہ دے کہ کسی کو تجھ پر ولا حاصل نہیں یا کہے تو سائبہ ہے یا کہے میں تجھے سائبہ کے طور پر آزاد کرتا ہوں۔ اسکی ولاء کیسے حاصل ہوگی اس بارے میں اختلاف ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ۔ ان کے نزدیک سائبہ کے طور پر آزاد کرنے کا

مطلب ہے مسلمانوں کی جماعت کی طرف سے آزاد کرنا لہٰذا اسکی ولاء تمام مسلمانوں کو حاصل ہوگی اور اسکے جرم کی دیت بھی انہی پر ہوگی۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ کہنا کہ تو سائبہ کے طور پر آزاد ہے، باطل ہوگا اور اسکی ولاء آزاد کرنے والے کو ہی ملے گی۔

کتاب الشفعہ

★ شفعہ کس کس کیلئے ثابت ہے؟ اور کس کس شے میں ہو سکتا ہے؟
★ اگر ایک ہی قسم کے شفیع جمع ہو جائیں تو ان میں شے مشفوعہ کس طرح تقسیم ہوگی؟
★ اگر مشتری نے خیارِ شرط کے ساتھ زمین خریدی تو اس میں شفعہ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ ★ مشتری عمارت بنا دے تو شفعہ کیسے ہوگا؟

ان تینوں کے جوابات مع اختلافات ھدایہ شریف کے نوٹس میں۔

کتاب الحدود

★ زنا پر رجم کب کیا جائے گا اور کوڑے کب

★ احصان کیلئے اسلام شرط ہے یا نہیں؟

امام شافعی و امام احمد رحمہما اللہ:- ان کے نزدیک احصان میں اسلام شرط نہیں ہے۔ غیر مسلم بھی محصن ہو سکتا ہے۔ امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے بھی ایک روایت یہی ہے۔

دلیل:- یہودیوں نے جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں آکر زنا کا فیصلہ کروایا تو انہیں رجم کیا گیا۔ اس سے پتا چلا کہ غیر مسلم بھی محصن ہو سکتا ہے۔

طرفین و مالکیہ:- ان کے نزدیک احصان کیلئے اسلام شرط ہے۔ غیر مسلم محصن نہیں ہو سکتا۔

دلیل:- فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:- "من اشرک باللہ فلیس بمحصن"

ردِ دلیل:- یہودیوں والا واقعہ ابتدائے اسلام میں پیش آیا تھا

اور اس وقت تک رجم کو محصن کے ساتھ خاص کرنے کی آیات نازل نہیں ہوئی تھیں نیز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے یہ فیصلہ تورات شریف کے حکم کے مطابق فرمایا تھا... پھر جب رجم بالاحصان کی آیات اتریں تو اسلام میں بھی یہ حکم نافذ ہو گیا۔

★ زنا کی وجہ سے رجم کب کیا جائے گا اور کوڑے کب مارے جائیں گے؟

محصن اور محصنہ کو رجم کیا جائے گا (دیگر شرائط کے پائے جانے کے ساتھ) اور محصن ہونے کی شرائط نہ پائی جائیں تو کوڑے مارے جائیں گے۔ احصان کی سات شرائط ہیں:

(۱) آزاد ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) مسلمان ہونا۔ (۵) نکاح صحیح ہو چکا ہو۔ (۶) اس نکاح صحیح کے بعد وطی کر چکا ہو۔ (۷) میاں بیوی کا وقتِ وطی مذکورہ چھ صفات کے ساتھ متصف ہونا۔

اب جب احصان کی مذکورہ شرائط کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل باتیں بھی پائی جائیں تو رجم کیا جائے گا۔

(۱) وطی کرنیوالا گونگا اور مکرہ نہ ہو۔ (۲) مزنیہ عورت مشتہاۃ ہو۔ (۳) آگے کے مقام میں دخول کرے۔ (۴) بقدرِ حشفہ دخول ہو۔ (۵) بطورِ حرام یہ کام کرے۔ (۶) وہ عورت نہ اسکی بیوی ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہ ہو نہ شبہِ اشتباہ ہو۔ (۷) چار مرد ایک مجلس میں لفظ زنا کے ساتھ شہادت ادا کریں یا یہ خود چار بار اپنے اوپر چار مجلسوں میں ہوش کی حالت میں صاف اور صریح لفظ میں زنا کا اقرار کرے۔

★ خود اپنے اوپر زنا کا اقرار کرنے پر کب حد قائم کی جائیگی؟

امام شافعی و امام مالک رحمہما اللہ:- ان کے نزدیک ایک مرتبہ ہی اقرار کر لیا تو حد واجب ہو جائے گی۔

دلیل:- جس طرح دیگر تمام حقوق میں ایک مرتبہ کا اقرار لازم کرنے والا ہوتا ہے اسی طرح یہاں بھی ہوگا۔

امام احمد رحمہ اللہ:- ان کے نزدیک چار مرتبہ اقرار پر حد قائم ہوگی اور یہ اقرار خواہ ایک مجلس میں کرے یا علیحدہ علیحدہ مجلس میں۔

امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ: ان کے نزدیک چار علیحدہ مجالس میں چار

مرتبہ اقرار کرے تو حد قائم ہوگی

دلیل:- حضرت سیدنا ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ جب آکر بارگاہ رسالت میں نادم ہوئے اور اپنا معاملہ بتایا تو تین مرتبہ حضور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام نے التفات نہ فرمایا چوتھی بار متوجہ ہوئے۔ اگر پہلی مرتبہ ہی حد واجب ہو جایا کرتی تو شارع علیہ السلام سے نفاذِ حکم میں تاخیر متصور نہیں۔

★ فقط حمل ظاہر ہو جانے پر عورت پر حد لازم ہوتی ہے یا نہیں؟

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تنہا اس مؤقف پر ہیں کہ ایسی عورت پر بھی حد ہوگی جبکہ اکثر علماء کا مؤقف یہی ہے کہ اس عورت پر حد نہیں ہوگی۔

★ لواطت کرنے والے کو باعتبار احصان کیا سزا دی جائے گی؟ اختلاف ائمہ بیان کریں۔

امام مالک رحمہ اللہ:- انکے نزدیک ایسا فعل کرنے والا خواہ محصن ہو یا غیر محصن، اسے رجم کیا جائے گا۔

امام شافعی رحمہ اللہ:- لواطت کرنے والا محصن ہو تو رجم کیا جائے غیر محصن ہو تو سو کوڑے مارے جائیں، صاحبین کا بھی یہی موقف ہے

امام اعظم رحمہ اللہ:- لواطت کرنے والے پر حد نہیں ہے، البتہ تعزیر ضروری ہے۔

★ کیا زنا کی حد کے بارے میں غیر محصن کے سلسلے میں کوئی اختلاف ہے؟

غیر محصن اگر زنا کر بیٹھے تو اس کو سو کوڑے لگانے کے ساتھ ساتھ حد کے طور پر جلاوطن کرنا بھی ضروری ہے یا نہیں اس بات میں اختلاف ہے یعنی جلاوطنی حد میں داخل ہونے نہ ہونے کا اختلاف ہے

امام شافعی و امام مالک رحمھما اللہ:- ان کے نزدیک سو کوڑے اور ایک سال کیلئے جلاوطنی دونوں حد کے طور پر ہیں۔

دلیل:- فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم:- "البکر بالبکر جلد مائۃ وتغریب عام"

امام اعظم رحمہ اللہ:- جلاوطنی حد کے طور پر نہیں بلکہ تعزیر کے طور پر کی

جاسکتی ہے۔ حد صرف کوڑے ہی ہیں۔

دلیل :۔ قرآن پاک میں فقط "فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة" ہی حد کے طور پر بیان ہوا ہے اس پر مزید کسی شے کا اضافہ نہیں کیا گیا لہٰذا ہم بھی اضافہ نہیں کریں گے۔

رد دلیل :۔ (۱) اگرچہ حدیث مبارکہ میں یہ بات موجود ہے مگر یہ خبر آحاد میں سے ہے جس کے ذریعے کتاب اللہ پر اضافہ جائز نہیں، البتہ تعزیراً اسے روا رکھا جا سکتا ہے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو جلاوطن کیا تو وہ وہاں جا کر مرتد ہو گیا۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "لا اغرب بعده مسلما"

(۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے "كفى بالنفي فتنة"

(۴) اس میں تو گویا زانی کو مزید زنا پر دلیر کرنا پایا جاتا کہ اپنے علاقے میں وہ اپنے خاندان والوں سے کچھ نہ کچھ حیاء کرتا ہو گا مگر علاقہ غیر میں بالکل نڈر ہو جائے گا۔

★ غلام کی حد میں جلاوطنی شامل ہے یا نہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ :۔ غلام کی صورت میں امام مالک رحمہ اللہ بھی یہی فرماتے ہیں کہ اسے جلاوطن نہیں کیا جائے گا کہ اس میں اسکے مالک کا حرج ہے حالانکہ اس کا کوئی جرم نہیں

امام شافعی رحمہ اللہ :۔ ان کے نزدیک غلام کو جلاوطن کیا جائے گا البتہ اسکی مدت کے بارے میں ان سے دو قول منقول ہیں

(۱) چھ ماہ کیلئے جلاوطن کیا جائے۔ (۲) سال کیلئے کیا جائے۔ نیز ایک قول یہ بھی ہے کہ اسے پچاس کوڑے ہی لگائے جائیں

★ مکرہ پر حد ہے یا نہیں؟

امام اعظم رحمہ اللہ :۔ ان کے نزدیک اگر سلطان اسے زنا پر مجبور کرے تو اس پر حد نہیں اور اگر غیر سلطان مجبور کرے تو حد ہے

دلیل :۔ سلطان مجبور کرنے تو اسکے خلاف کسی سے مدد نہیں لی جا سکتی جبکہ غیر سلطان کے خلاف سلطان سے ا

مدد لی جاسکتی ہے۔ لہذا پہلی صورت میں اکراہ کاملاً پایا گیا جبکہ دوسری صورت میں نہیں۔

صاحبین رحمہا اللہ :- اکراہ میں اعتبار خوف ہلاک کا ہے اور یہ سلطان اور غیر سلطان دونوں کی طرف سے پایا جاسکتا ہے اسلئے دونوں صورتوں میں حد نہیں ہوگی۔

★ جو عورت حاملہ پائی جائے اور دعویٰ کرے کہ مجھے مجبور کیا گیا تھا یا وطی بالشبہہ کی گئی تھی تو اس کا کیا حکم ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ :- اگر وہ عورت مقیم ہو تو اسے حد لگائی جائے گی اور شبہ یا اکراہ کا قول قبول نہیں کیا جائے گا، اِلّا یہ کہ اسکی بات ثابت ہو جائے اس طور پر کہ وہ استغاثہ کرتی ہوئی آئے یا اسی کی مثل کوئی اور بات۔

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ :- انکے نزدیک مطلقاً اسکے قول کی وجہ سے ہی حد نہیں ہوگی۔

★ اپنے بیٹے کو زانی کہنے پر والد پر حد قذف ہوگی یا نہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ :- انکے نزدیک والد پر حد قذف ہوگی۔

امام ابوحنیفہ و شافعی رحمہما اللہ :- ان کے نزدیک حد نہیں ہوگی۔

★ مقذوف خود یا اسکے وارث حد کو معاف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

امام مالک و شافعی رحمہما اللہ :- یہ حق عبد ہے اسلئے مقذوف خود یا اسکے مرنے کے بعد اسکے وارث حد معاف کر سکتے ہیں۔

امام اعظم رحمہ اللہ :- اس میں حق اللہ ہے اسلئے کسی کے معاف کرنے سے معاف نہیں ہو سکتا۔

★ تعریض (اشارۃً زنا کی تہمت لگانا) پر حد ہے یا نہیں؟

امام مالک و احمد رحمہما اللہ :- ان کے نزدیک تعریض ظاہر کو صریح قذف سے ملاتے ہوئے حد لگائی جائے گی۔

امام اعظم و شافعی رحمہما اللہ :- ان کے نزدیک صریح قذف سے نہیں ملایا جائے گا اور حد بھی نہ ہوگی۔ انکی دلیل اس اعرابی والی دلیل ہے جس نے کہا تھا کہ میری عورت نے سیاہ بچہ جنا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس پر حد نہیں لگائی تھی۔

★ اپنی عورت کی باندی سے زنا کرنے والے پر حد ہوگی یا نہیں؟

امام مالک وشافعی رحمہما اللہ:- انکے نزدیک اس پر حد ہوگی

دلیل:- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے وطی کی تھی، فرمایا تھا کہ "گواہ لاؤ ورنہ میں تمہیں پتھروں سے رجم کروں گا" اس سے ظاہر ہوا کہ حد لازم ہوگی۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- اگر وہ شخص کہے کہ میں نے سمجھا یہ مجھ پر حلال ہے تو حد نہیں ہوگی اور کہے نہ مجھے معلوم تھا کہ یہ مجھ پر حرام ہے تو حد ہوگی۔

دلیل:- حلال سمجھنے والی صورت میں شبہ آگیا لہذا شبہات کی وجہ سے حدود ساقط ہوجانے کے قاعدے کے تحت حد نہیں ہوگی۔ دوسری صورت میں شبہ نہ ہونے کی وجہ سے ہوگی۔

امام احمد رحمہ اللہ:- ایسے شخص کو سو کوڑے مارے جائیں گے۔

کتاب الحج

★ حج میں کتنے غسل ہیں اوران کا حکم کیا ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ:- حج میں تین غسل ہیں۔ (۱) احرام باندھنے کیلئے (۲) دخول مکہ کیلئے۔ (۳) وقوف عرفات کیلئے ان میں سے پہلا سنت مؤکدہ ہے اور بقیہ دو مستحب۔

احناف وشافعی:- غسل یہی تین ہیں مگر تینوں سنت مؤکدہ ہیں اوران میں بھی زیادہ مؤکد احرام والا ہے۔

★ غسلِ احرام کے حوالے سے ائمہ میں کیا اختلاف ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ :- یہ غسل سنت ہے اگرچہ حائضہ و نفساء ہو۔ اور یہ سنت تبھی حاصل ہو گی جب یہ غسل احرام کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اگر فاصلہ ہو جائے تو دوبارہ کرے۔ نیز اس کی جگہ تیمم کفایت نہیں کرے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ :- غسل سنت ہے اگرچہ حائضہ و نفساء ہو البتہ غسل و احرام کے درمیان فاصلہ مضر نہیں۔ نیز پانی نہ ملے تو تیمم کافی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ :- غسل سنت ہے اگرچہ حائضہ و نفساء ہو۔ اور پانی نہ ملنے پر تیمم بھی کافی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ :- احرام کا ارادہ کرنے والے کیلئے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے اور وضو اسکے قائم مقام ہے لیکن غسل افضل ہے۔ یہ غسلِ نظافت ہے نہ کہ غسلِ طہارت، اسلئے تیمم اسکے مقصد کو پورا نہیں کر سکتا۔ یہ غسل نظافت ہونے کی وجہ سے حائضہ و نفساء سے بھی مطلوب ہے۔

★ محرم کے غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ :- محرم کیلئے غسل کے ذریعے جسم کی میل دور کرنا جائز نہیں، ہاتھوں کی میل کو بے خوشبو صابن وغیرہ سے دور کر سکتا ہے۔ ایسی خوشبو دار شے سے ہاتھ دھونا جسکی خوشبو باقی رہے جائز نہیں۔

امام شافعی و احمد رحمہما اللہ :- میل دور کرنے کیلئے خوشبو دار شے سے بھی نہایا جا سکتا ہے بشرطیکہ وہ شے جوئیں وغیرہ نہ مارے

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ :- میل دور کرنے والی شے سے نہا سکتا ہے مگر وہ شے نہ تو جوئیں مارے نہ خوشبو دار ہو۔

★ غسلِ دخولِ مکہ کا کیا حکم ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ :- یہ غسل مندوب ہے سنت نہیں نیز یہ طواف کیلئے ہے نہ کہ نظافت کیلئے۔ لہٰذا حائضہ و نفساء پر نہیں ہے کیونکہ ان کو طواف ہی ممنوع ہے۔

ائمہ ثلاثہ :- یہ غسل سنت ہے اور نظافت کیلئے ہے۔ اسلئے حائضہ و نفساء بھی کریں۔

★ تحلل اول کب حاصل ہوتا ہے؟ اور اس کے بعد کیا کچھ جائز ہو جاتا ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ :- ان کے نزدیک رمی اسباب تحلل اول میں سے ہے۔ لہٰذا رمی کے بعد جماع (شکار اور) کے علاوہ بقیہ تمام وہ کام جو احرام کی وجہ سے منع ہوئے تھے، وہ جائز ہو جائیں گے یعنی سر کو خطمی وغیرہ سے دھونا، میل چھڑانا وغیرہ۔ البتہ عورتیں حلال ہونے سے قبل خوشبو لگانا مکروہ ہے۔ لگالی تو فدیہ نہیں۔

امام اعظم رحمہ اللہ :- رمی کے بعد حلق بھی کروالے تو تحلل اصغر (تحلل اول) حاصل ہوگا۔ اور جب تک حلق نہ کروایا ہو تب تک اس پر احرام کی قیودات بھی باقی ہیں، حلق کے بعد سوائے عورتوں کے سب کچھ حلال اور طواف کے بعد عورتیں بھی حلال ہو جائیں گی۔

امام شافعی رحمہ اللہ :- امام شافعی کا جو مذہب صاحب ہدایہ نے بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ رمی کے بعد محرم پر عورتوں کے علاوہ سب کچھ حلال ہو جائے گا۔

البتہ "مناسک النووی" کے حوالے سے یہ مذکور ہے کہ امام شافعی کے نزدیک رمی، حلق اور طواف میں سے کوئی سے دو کام کرلے تو تحلل اول حاصل ہوگا اور اس سے سلا ہوا کپڑا پہننا، ناخن کاٹنا اور سر ڈھانپنا تو مطلقاً حلال ہو جائیں گے نیز اصح قول کے مطابق شکار اور خوشبو لگانا بھی حلال ہو جائے گا۔

★ محرم کیلئے زعفران یا ورس وغیرہ سے رنگا ہوا کپڑا پہننا کیسا؟

امام اعظم رحمہ اللہ :- زعفران اور ورس سے رنگا ہوا کپڑا پہننا حرام ہے عصفر سے رنگا ہوا کپڑا بھی حرام ہے لیکن اگر اتنا دھو لیا جائے کہ اس کی خوشبو ظاہر نہ رہے تو محرم اسے پہن سکتا ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ :- خوشبودار رنگ سے رنگا ہوا کپڑا (جیسا کہ ورس و زعفران سے رنگا ہوا) حرام ہے۔ عصفر کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑا دو مرتبہ رنگا گیا اور رنگ پختہ ہو گیا ہے تو اسے دھوئے بغیر پہننا حرام ہے اور اگر رنگ کمزور ہے، یا قوی تھا دھو لیا گیا تو پہننا حرام نہیں البتہ مقتدا کو پہننا مکروہ ہے کہ اسکے پیروکار اسکو دیکھ کر خوشبودار رنگ والا کپڑا پہننے لگیں گے۔

امام شافعی رحمہ اللہ :- ایسی شے سے رنگا ہوا کپڑا جس سے خوشبو مقصود ہوتی ہے مثلاً زعفران و ورس، اسکو پہننا جائز نہیں۔ ہاں اگر خوشبو زائل ہو جائے تو جائز ہے۔ اور اس شے سے رنگا ہوا کپڑا جس سے رنگ

مقصود ہوتا ہے نہ کہ خوشبو، پہننا جائز ہے جیسا کہ عصفر اور حناء۔

امام احمد رحمہ اللہ:- ورس و زعفران سے رنگا ہوا کپڑا ناجائز، عصفر والا جائز خواہ رنگ قوی ہو یا کمزور۔

سر ڈھانپنا اتفاقاً ناجائز ہے۔

★ محرم اپنا چہرہ ڈھانپ سکتا ہے یا نہیں؟ (استذکار سے تفصیل) اختلاف سر کی حدود میں تفصیل ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ:- محرم مرد اپنا چہرہ ڈھانپ سکتا ہے۔

دلیل:- "مالک عن یحیی بن سعید عن القاسم بن محمد انہ قال اخبرنی الفرافصۃ بن عمیر الحنفی انہ رای عثمان ابن عفان بالعرج یغطی وجہہ وھو محرم"۔

دلیل:- عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یقول ما فوق الذقن من الراس فلا یخمرہ المحرم

امام مالک و امام اعظم رحمہما اللہ:- محرم کیلئے چہرہ ڈھانپنا منع ہے۔

دلیل:- "حدیث ابن عباس فی المحرم الذی وقصتہ ناقتہ فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم لا تخمروا وجہہ ولا راسہ ولا تمسوہ طیبا فانہ یبعث یوم القیامۃ ملبیا"

جواب دلیل شافعی:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آنکھوں کے مرض کی وجہ سے انہیں رخصت عنایت فرمائی تھی اور یہ حکم انہی کے ساتھ خاص تھا۔

★ کوئی حالتِ احرام میں فوت ہو جائے تو اس کا چہرہ ڈھانپا جائے؟

امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ:- اس کا چہرہ ڈھانپنا جائز ہے۔

دلائل:- (۱) احرام ایک عبادت ہے اور موت کے ساتھ جہاں دوسرے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں "اذا مات ابن آدم انقطع عملہ ... آہ" وہیں احرام بھی منقطع ہو چکا۔

(۲) حضرت سیدنا واقد بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حالتِ احرام میں جحفہ کے مقام پر فوت ہوئے تو حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں کفن دیا اور فرمایا "لولا انا حُرُمٌ لطیبناہ" اور پھر ان کا سر اور چہرہ ڈھانپ دیا۔

امام شافعی و احمد رحمہما اللہ:- محرم کا سر ڈھانپنا اور خوشبو لگانا اسکے فوت ہو جانے کے بعد بھی جائز نہیں۔

دلیل:- اسلئے کہ محرم فوت ہونے کے بعد بھی اپنے احرام پر باقی رہتا ہے۔

جواب دلیل:- اگر مرنے کے بعد بھی محرم اپنے احرام پر باقی رہتا ہے تو پھر چاہئے کہ اسے بقیہ مناسک بھی سر پر اٹھا کر پورے کروائے جائیں حالانکہ ایسا نہیں۔

★ محرمہ عورت دستانے پہن سکتی ہے یا نہیں؟

جمہور:- محرمہ عورت دستانے نہیں پہن سکتی۔

دلیل:- حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنھما کا فرمان ہے "لاتنتقب المراۃ المحرمۃ ولاتلبس القفازین"

عندالاحناف:- محرمہ عورت دستانے پہن سکتی ہے۔ ایک روایت شوافع ومالکیہ سے بھی یہی ہے۔

★ محرمہ کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا کیسا؟

جمہور:- عورت احرام میں ہو تو سر ڈھانپے گی، چہرہ ڈھانپنا جائز نہیں

دلیل:- فرمان حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنھما: "لاتنتقب المراۃ المحرمۃ"

ظاہر موقف حضرت سیدتنا فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنھا:- محرمہ کیلئے چہرہ ڈھانپنا جائز ہے۔

دلیل:- حضرت فاطمہ بنت منذر رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں "کنا نخمر وجوھنا ونحن محرمات ونحن مع اسماء بنت ابی بکر الصدیق فلا تنکرہ علینا"

جواب دلیل:- یہاں چہرہ ڈھانپنے میں یہ احتمال ہے کہ انہوں نے اس طرح کپڑا لٹکایا ہوا ہوگا جس سے چہرہ بھی نہ دکھے اور وہ چہرہ کے ساتھ مس بھی نہ ہو۔ جیسا کہ ایک اور حدیث پاک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں تھیں، کوئی ہمارے پاس سے گزرتا تو ہم کپڑا لٹکا لیتیں۔

★ احرام سے قبل محرم کا خوشبو لگانا کیسا؟

امام مالک رحمہ اللہ:- احرام سے قبل ایسی خوشبو لگانا جس کا اثر باقی رہے، مکروہ ہے۔

ائمہ ثلاثہ رحمہم اللہ:- احرام باندھنے سے قبل احرام کی چادروں اور بدن پر خوشبو لگانا جائز ہے۔ البتہ ایسی خوشبو کپڑوں پر نہ لگائی جائے جس کی تہہ جم جائے۔

★ تلبید کسے کہتے ہیں اور احرام والے کیلئے اس کا کیا حکم ہے؟

بالوں کی جڑوں میں گوند یا خطمی وغیرہ کو اسلئے لگانا کہ بال اکٹھے رہیں اور نہ بکھریں یا پھر جوئیں نہ پڑیں اسے تلبید کہتے ہیں۔

اس بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ یہ محرم کیلئے جائز ہے یا ناجائز...

امام شافعی رحمہ اللہ:- تلبید مستحب ہے۔

دلیل:- حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ "لقد رایت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مُلَبِّدًا"

• امام اعظم رحمہ اللہ:- اگر تلبید کسی گاڑھی شئے سے ہو تو سر کو ڈھانپنے کی وجہ سے ایک دم ہے اور اگر وہ شئے خوشبودار بھی ہو تو دو دم ہوں گے۔

جوابِ دلیلِ شافعی:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تلبید اختیار فرمائی وہ گاڑھی شئے سے نہ ہوگی لہٰذا اس طرح محمول کرنے سے مطلقاً جواز کا قول کرنا درست نہ ہوگا۔

★ محرم کیلئے ایسی غذا کھانا جس میں زعفران ملا ہو، کیسا ہے؟

• امام مالک رحمہ اللہ:- جس شئے کو (زعفران ملی) آگ پر پکایا گیا اور اس سے اس کی خوشبو جاتی رہی تو اسے کھانا جائز ہے۔ اور اگر پکایا نہ گیا ہو تو کھانا حرام ہے اور فدیہ دینا پڑے گا۔

صاحب بدائع:- آپ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کھانے میں خوشبو ہو (والی شئے (زعفران)) اور اسے پکا لیا گیا جس سے اسکی ہیئت بدل گئی تو محرم کے اسکو کھانے میں کوئی حرج نہیں خواہ اسکی خوشبو آرہی ہو یا نہ آرہی ہو۔ اور اگر پکایا نہ گیا ہو (اور خوشبو آرہی) ہو تو محرم پر مکروہ ہے اور کھانے سے کچھ لازم نہ آئے گا۔

• اگر عینِ خوشبو کو کھایا (یعنی کھانے میں ڈالی ہوئی نہ تھی بلکہ خالص جیسے زعفران تھی) تو دم لازم آئے گا۔

★ مواقیت اہلال کون کونسے ہیں اور ان میں سے دو ایک ہی سمت میں رہتے ہیں (؟)

اہل مدینہ ← ذوالحلیفہ؛ اہل شام ← جحفہ؛ اہل نجد ← قرن

اہل یمن ← یلملم ؛ اہل عراق ← ذات عرق۔

پاک و ہند والوں کے لئے بھی یلملم میقات ہے۔

• اگر کوئی شخص دو میقاتوں سے گزرے اور پہلے میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے اس کے بارے میں امام مالک رحمہ اللہ اور امام اعظم رحمہ اللہ کا اختلاف ہے۔

امام مالک رحمہ اللہ: جاتے ہوئے جو میقات پہلے آئے اسی سے حالت احرام میں گزرنا ضروری ہے۔ ایسا نہیں کر سکتے کہ پہلے میقات سے غیر محرم گزر جائے اور دوسرے میقات سے احرام باندھے۔ اگر ایسا کیا تو دم ہوگا۔

امام اعظم رحمہ اللہ: افضل یہ ہے کہ پہلے میقات سے پہلے ہی احرام باندھ لے۔ البتہ اگر بغیر احرام کے وہاں سے گزر جائے اور آگے جاکر دوسرے میقات سے قبل باندھ لے تو اس پر کچھ نہیں۔

★ احرام میں فقط نیت ہی کافی ہے یا تلبیہ بھی ضروری ہے؟

امام مالک والشافعی رحمہما اللہ: احرام کیلئے فقط نیت ہی کافی ہے تلبیہ ضروری نہیں۔

امام اعظم رحمہ اللہ: خالی نیت سے احرام شروع نہیں ہوگا جب تک تلبیہ نہ کہہ لے۔ ہاں یہ ہے کہ تلبیہ کے مخصوص الفاظ کی بجائے کوئی بھی الفاظ ایسے کہہ لیے جن سے تعظیم مقصود ہوتی ہے، تو یہ کافی ہو جائے گا۔ یا کوئی ایسا فعل کر لیا، تو بھی کافی ہے۔

★ الفاظِ تلبیہ مخصوصہ پر اضافہ کرنا کیسا ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ: تلبیہ میں جو الفاظ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے منقول ہیں ان پر اضافہ مکروہ ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اتنا اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں جتنا حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔ یعنی "لبیک لبیک لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل"

امام اعظم، امام محمد و اوزاعی رحمہم اللہ: اضافہ کرنے میں کوئی حرج نہیں جاہے کچھ بھی کرے

امام شافعی رحمہ اللہ: اللہ تعالیٰ کی تعظیم والے الفاظ بڑھانا چاہے تو بڑھا سکتا ہے مگر مجھے یہ پسند ہے کہ منقول الفاظ پر ہی اکتفا کرے۔

امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کا ایک قول یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تلبیہ پر اضافہ کرنا مناسب نہیں۔

★ حج کی کتنی قسمیں ہیں اور کونسی قسم افضل ہے؟ (حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حج کونسا تھا؟)

حج کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) افراد، (۲) تمتع، (۳) قران۔

حجِ افراد:- وہ حج جس میں صرف حج کا احرام باندھا جاتا ہے اور اس میں عمرہ شامل نہیں ہے۔

حجِ تمتع:- اس حج میں پہلے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں پھر عمرہ کے بعد حلق یا قصر کروا کے احرام کھول دیتے ہیں، پھر ۸ ذوالحجہ یا اس سے قبل حج کا احرام باندھا جاتا ہے۔

حج قران:- اس میں عمرہ اور حج کا احرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے، مگر عمرہ کرنے کے بعد قارن کیلئے حلق یا قصر کروانا جائز نہیں بدستور احرام ہی میں رہے، دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد حلق یا قصر کروا کے احرام کھول دے۔

افضلیت:- امام مالک:- افراد سب سے افضل ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ:- سب سے افضل تمتع ہے، پھر افراد، پھر قران... امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ: سب سے افضل افراد، پھر تمتع، پھر قران۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- سب سے افضل قران، پھر تمتع پھر افراد۔

★ کوئی شخص حج افراد کی نیت کر کے احرام باندھے، پھر بعد میں عمرہ کی بھی نیت کر لے تو کیا یہ جائز ہے؟

امام مالک رحمہ اللہ:- ایسا جائز نہیں۔

جمہور:- یہ جائز ہے کیونکہ یہ بھی قران ہی ہے۔

★ محرم تلبیہ کب تک کہتا رہے؟

امام مالک رحمہ اللہ: جب عرفہ والے دن سورج ڈھل جائے اور محرم عرفات کے میدان میں اتر جائے تب تلبیہ روک دے۔ یہ حاجی کیلئے ہے (اگر میقات سے احرام باندھا ہو) معتمر بیت اللہ حرم میں داخلے کے وقت روک دے۔

امام اعظم والشافعی رحمہما اللہ:- محرم اس وقت تلبیہ چھوڑے گا جب حرم میں داخل ہو۔

اگر اس نے میقات سے عمرے کا احرام نہ باندھا ہو تو بیت اللہ کو دیکھتے ہی روک دے

★ سعی کب کی جائے؟

امام مالک رحمہ اللہ:- سعی کا طواف واجب کے بعد ہونا شرط ہے اور مکہ کے رہائشی یا مقیم پر واجب طوافِ افاضہ ہی ہے لہٰذا وہ لوگ اسکے بعد ہی سعی کریں۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ:- بہتر یہی ہے کہ طوافِ واجب کے بعد سعی کی جائے، البتہ طوافِ نفل یا سنت کے بعد بھی کرنا جائز ہے۔ لہٰذا مکی پر طوافِ قدوم نہ ہونے کی وجہ سے نفل طواف کر کے سعی کرنا درست ہوگا اور غیر مکی کیلئے طوافِ قدوم کے بعد سعی کرنا جائز ہے۔

★ اشعار و تقلید ہدی سے محرم ہو جاتا ہے یا نہیں؟

امام مالک:- فقط ہدی لے کر چلنے یا ہدی کو ہار وغیرہ پہنا دینے / علامت لگا دینے سے کوئی محرم نہیں ہوتا؛

امام اعظم رحمہ اللہ:- ان طریقوں سے بھی محرم ہو جاتا ہے کیونکہ ہمارے نزدیک نیت کے ساتھ کوئی بھی فعل یا قول، جو اللہ تعالیٰ کی تعظیم پر دلالت کرے، ملا ہوا ہو تو انسان محرم ہو جاتا ہے۔

★ طواف میں طہارت کا کیا حکم ہے؟

امام شافعی و مالک رحمہما اللہ:- ان کے نزدیک طہارت فرض ہے لہٰذا بے طہارت طواف ہی ادا نہ ہوگا۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- ان کے نزدیک طواف میں طہارت واجب ہے لہٰذا بے طہارت طواف ادا تو ہو جائے گا مگر واجب چھوٹ جائے گا۔

★ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کتنے عمرے ادا فرمائے؟

جمہور:- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حج کے ساتھ جو عمرہ ملایا تھا اسکے علاوہ تین عمرے ادا فرمائے۔

امام مالک رحمہ اللہ:- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے تین ہی عمرے ادا فرمائے۔

★ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تمتع سے منع کیوں فرماتے تھے؟

اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ یہاں تمتع سے مراد معروف حج تمتع نہیں بلکہ "فسخ الحج الی العمرۃ" ہے

اور اگر معروف حج تمتع ہی مراد لیا جائے تو یہ نہی "نہی اولویت" ہے

تاکہ لوگ افراد کی طرف راغب ہوں۔

★ اشہر الحج کون کون سے ہیں؟

امام مالک :- ان سے دو روایتیں ہیں ۔ (۱) شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ تینوں ماہ اشہر حج ہیں۔ (۲) شوال اور ذوالقعدہ مکمل اور ذوالحجہ کے نو دن دس راتیں۔ دسواں دن شامل نہیں۔

• امام شافعی رحمہ اللہ :- امام مالک سے جو دوسری روایت ہے وہی ان کا موقف ہے۔

دلیل :- قولہ تعالیٰ "فمن فرض فیہن الحج" تو ذوالحجہ کی دسویں رات کے بعد تو حج فرض نہیں ہو سکتا لہٰذا دسواں دن شامل نہیں۔
اور امام مالک کے پہلے قول کی دلیل یہ کہ "الحج اشہر معلومٰت" میں اشہر جمع فرمایا گیا جس کا اطلاق کم از کم تین پر ہوتا ہے۔

• امام اعظم رحمہ اللہ :- شوال، ذیقعدہ مکمل، ذی الحجہ کے دس دن دس راتیں اشہر حج ہیں۔

دلیل :- (۱) علق البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما فی قولہ تعالیٰ "الحج اشہر معلومات" قال "شوال و ذوالقعدۃ و عشر ذی الحجۃ"
اور صحابی کی تفسیر مرفوع کے حکم میں ہوتی ہے۔
(۲) فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم :- "الحج الاکبر یوم النحر"
تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حج اکبر جس دن ہو وہ دن اشہر حج سے نہ ہو۔
نیز یہ کہا گیا کہ جمع کا اطلاق تین پر ہوتا ہے تو اہل عرب دو اور تیسرے کے بعض کو ملا کر بھی ان پر جمع کا لفظ بول دیتے ہیں لہٰذا دو ماہ دس دن کو اشہر کہا جا سکتا ہے۔

★ محرم کیلئے نکاح کا کیا حکم ہے؟

• ائمہ ثلاثہ :- محرم کیلئے عقد نکاح بھی حرام ہے اور کیا تو باطل۔

دلیل :- فرمان مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم :- "لاینکح المحرم ولاینکح ولایخطب"

امام اعظم رحمہ اللہ:- محرم کیلئے عقدِ نکاح جائز ہے وطی حرام ہے۔

دلیل:- "عن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تزوج میمونۃ وھو محرم" اور لا ینکح والی حدیث پاک وطی پر محمول ہے۔

* محرم کا پچھنے لگوانا کیسا؟

امام مالک رحمہ اللہ:- ضرورت کے تحت جائز ہے۔

دلیل:- عن عبد اللہ بن عمر انہ کان یقول "لا یحتجم المحرم الا ان یضطر الیہ مما لا بد منہ۔

ائمہ ثلاثہ:- مطلقاً جائز ہے

دلیل:- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حالتِ احرام میں پچھنے لگوائے (سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ راوی)

* محرم شکار کا گوشت کھاسکتا ہے یا نہیں؟

امام مالک والشافعی واحمد رحمہم اللہ:- اگر محرم کیلئے شکار کیا گیا، خواہ اسکی اجازت سے یا بغیر اجازت، منع ہے۔ اگر محرم کیلئے نہیں کیا گیا تو جائز۔

دلیل:- حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حالتِ احرام میں مقامِ عرج پر تھے اور گرمی کے دن تھے، انہوں نے اپنا چہرہ مبارکہ گاڑھے سرخ اونی کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا، ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کھاؤ، انہوں نے عرض کی آپ نہیں تناول فرمائیں گے؟ فرمایا "لست کھیئتکم انما صید من اجلی"

امام اعظم رحمہ اللہ:- اگر محرم کی اجازت سے ہو تو منع ورنہ جائز۔

دلیل:- حضرت سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ وہ حدیبیہ کے سال حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی معیت میں تھے کہ کسی جگہ پر بچھڑ کر چند محرم ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے۔ یہ خود محرم نہ تھے۔ انہوں نے ایک حمارِ وحشی دیکھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور ساتھیوں سے کہا کہ ان کا کوڑا دیں، انہوں نے انکار کیا، پھر انہوں نے اپنا نیزہ مانگا، انہوں نے نہ دیا۔ پھر انہوں نے خود نیزہ اٹھالیا اور حمار پر حملہ کر دیا اور اسے مار گرایا۔ اب بعض صحابہ نے تو اس میں

سے کھایا، بعض نے نہ کھایا، جب سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا۔ فرمایا یہ تو ایک کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا۔

★ بعض کے نزدیک مطلقاً ناجائز ہے خواہ اجازت ہو نہ ہو، اسکے لیے ہو نہ ہو۔

★ محرم کا دوسرے کو شکار وغیرہ کا حکم دینا کن جانوروں میں ناجائز ہے؟

محرم کیلئے خشکی کے جانور سے تعرض کرنا یعنی قتل کرنا، ذبح کرنا یا اسکی طرف اشارہ یا رہنمائی کرنا حرام ہے۔ اب اس بات میں اختلاف ہے کہ خشکی کے کون سے جانور مراد ہیں۔

امام شافعی واحمد رحمھما اللہ:- خشکی کا وحشی ماکول جانور ہو تو یہ حکم ہے۔

امام اعظم وامام مالک رحمھما اللہ:- خشکی کا وحشی جانور خواہ ماکول ہو یا غیر ماکول یہی حکم ہے۔

★ محرم کن جانداروں کو قتل کرسکتا ہے؟

روایت میں ہے پانچ "دواب" ایسے ہیں جن کو مارنے میں محرم کیلئے کوئی حرج نہیں۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور "کلب عقور" بعض دیگر روایات سے پتا چلتا ہے کہ چھپکلی، سانپ، گرگٹ، کھٹمل، مچھر، پسو وغیرہ موذی خبیث جاندار مارے جاسکتے ہیں۔

★ "لا تقتلوا الصید وانتم حرم ومن قتلہ منکم متعمدًا فجزاء" "مثل ما قتل من النعم" سے کونسی مثل مراد ہے؟

امام مالک والشافعی رحمہ اللہ:- مثل سے مراد خلقت اور ہیئت میں مثل ہے

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ:- مثل سے مراد قیمت میں مثل ہے۔

دلیل امام مالک رحمہ اللہ: "فجزاء مثل ما قتل من النعم" میں نعم، مثل کا بیان ہے تو اس میں مثل وہی ہوگا جو صورۃً و مثل ہوگا کیونکہ قیمت کو "نعم" نہیں کہا جاتا۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی دلیل:- مثل کی تین صورتیں ہیں (۱) صورۃً و معنیً مثل (۲) فقط معنیً مثل (۳) صورۃً مثل (بلا معنی)

پہلا اجماعاً مراد نہیں، تیسرے کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں لہٰذا دوسرا متعین ہوگیا جو قیمت ہی ہے۔ اور یہ شرع میں معہود بھی ہے۔

★ جو جانور فدیے میں دینا ہے اس میں عمر کا اعتبار ہے یا نہیں؟

امام محمد و الشافعی و احمد رحمھم اللہ: عمر کا کوئی اعتبار نہیں۔ صغار النعم بھی کافی ہیں

دلیل: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عناق (ایک سال سے کم کا جانور) اور جفرۃ (چار ماہ کا جانور) واجب کیا ہے۔

امام ابو حنیفہ و ابو یوسف رحمھما اللہ: اتنی عمر ضروری ہے جتنی قربانی میں معتبر ہے۔

• البتہ یہ اس صورت میں ہے جب جانور ہی فدیے کے طور پر دینا ہو۔ اگر مساکین کو کھلانا مقصود ہو (یعنی کفارۃ طعام مسکین) تو جس عمر کا جانور مرضی پکا کر کھلا دے۔

دلیل: یہ ایسی ہدی ہے جس کا وجوب احرام سے متعلق ہے اور ہر وہ ہدی جس کا وجوب احرام سے تعلق رکھتا ہو اس میں وہی جانور کافی ہے جو قربانی میں ضروری ہوتا ہے۔

★ محرم حالتِ اضطرار میں مردار کھائے یا شکار کرلے یا شکار کیا ہوا جانور پڑا ہو وہ کھالے؟

امام مالک رحمہ اللہ: ایسا شخص جو حالت مخمصہ میں اس حال کو پہنچ گیا کہ اس پر مردار کھانا حلال ہو جاتا اگر وہ غیر محرم ہوتا۔ تو اگر وہ مردار اور شکار دونوں پائے تو شکار نہیں کرے گا بلکہ مردار کھالے گا۔

• دلیل: اللہ تعالی نے محرم کو شکار کرنے کی اجازت بیان نہیں فرمائی بلکہ مطلق منع فرمایا جبکہ غیر محرم مضطر کو مردار کھانے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ شکار محرم کا حکم بھی مردار کا ہے تو شکار کرنے کی ممانعت لاگو ہی رہے گی، لہٰذا شکار کی اجازت نہیں۔

امام اعظم و محمد رحمھما اللہ: در مختار اور فتاوی قاضیخان میں ہے کہ امام اعظم و محمد رحمھما اللہ کے نزدیک مردار اولیٰ ہے۔

• دلیل: شکار کھانے میں دو حرمتیں ہیں اکل اور قتل جبکہ مردار کھانے میں ایک ہے حرمت اکل کا ارتکاب۔

امام ابو یوسف و حسن رحمھما اللہ: شکار بہتر ہے۔ کیونکہ مردار کی حرمت اغلظ ہے جبکہ شکار کی حرمت اخف کیونکہ شکار کی حرمت احرام سے نکلتے ہی ختم

★ صید مذبوح میں احناف کا آپس میں کوئی اختلاف نہیں یہی (صید مذبوح) اولیٰ ہے۔ بقیہ میں بھی فقط اولویت کا اختلاف ہے۔

سگِ عطار ابو ثناء محمد ایوب عطاری فیضان مدینہ کراچی
03146083701

★ محرم اگر شکار کرے، پھر اسے کھا بھی لے تو اس پر کتنے کفارے ہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ: اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔ امام شافعی و صاحبین رحمھم اللہ کا بھی یہی موقف ہے۔

امام اعظم رحمہ اللہ: جانور مارنے پر ایک کامل جزاء لازم ہے اور اسے کھانے پر جتنا کھایا اتنی مقدار کا ضمان لازم ہے۔

★ محرم شکار کرے تو غیر محرم اسے کھا سکتا ہے یا نہیں؟

امام مالک و امام ابوحنیفہ و احد قولی الشافعی رحمھم اللہ: محرم کے شکار کیے ہوئے جانور کو نہ محرم کھا سکتا ہے نہ حلال (غیر محرم)۔

دوسرا قول: امام شافعی کا دوسرا موقف یہ ہے کہ غیر قاتل اسے کھا سکتا ہے۔

★ کلب عقور کسے کہتے ہیں؟

اس بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کلب عقور شیر کو کہتے ہیں۔

(۲) عن سفیان عن زید بن اسلم: ہر وہ کتا جو سانپ کے مقابلے میں زیادہ کاٹتا ہو۔

(۳) امام زفر فرماتے ہیں یہاں کلب عقور سے فقط بھیڑیا ہے۔

(۴) امام مالک کے نزدیک جو جانور لوگوں پر حملہ کرے، انہیں کاٹے، ڈرائے۔

(۵) امام اعظم: فقط عام کتا مراد ہے اور اسکے ساتھ بھیڑیا شامل ہے۔

(۶) جمہور: ہر حملہ آور چیر پھاڑ کرنیوالا جانور مراد ہے۔

★ ذئب کے بارے میں امام مالک کیا فرماتے ہیں؟

اسکے بارے میں انکے دو قول ہیں۔

(۱) اسے مارنا جائز ہے کیونکہ یہ بچھو کی طرح بار بار زخمی کرتا رہتا ہے۔

(۲) مارنا منع ہے کیونکہ یہ حملہ کی ابتدا نہیں کرتا۔

★ حج کا نائب بنانا (حج بدل کروانا) کیسا ہے؟

اس بات پر تو اجماع ہے کہ جو خود حج پر قادر ہو، دوسرے کو حج فرض کا نائب نہیں بنا سکتا۔ اور عاجز ہو تو نائب بنا سکتا ہے۔

البتہ حج تطوع کی تین صورتیں بنیں گی۔

(۱) اس شخص کو نائب بنائے جس نے اپنا فرض حج نہیں کیا ہو (یعنی فرض ہونے کے باوجود نہیں کیا)۔ ایسا کرنا جائز نہیں۔

(۲) ایسے شخص کو نائب بنائے جو اپنا فرض حج کر چکا ہے اور نائب بنانے والا حج کرنے سے عاجز ہے۔ یہ درست ہے۔

(۳) ایسے شخص کو نائب بنائے جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہے اور نائب بنانے والا خود بھی قادر ہے۔ اس کے جواز میں اختلاف ہے۔

امام اعظم رحمہ اللہ:- جائز ہے کیونکہ نفل کے باب میں وسعت ہوتی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ:- جائز نہیں۔

امام احمد رحمہ اللہ:- ان سے دونوں طرح کی روایتیں ہیں۔

★ محصر کون ہوگا اور اس کا کیا حکم ہے؟

ایسا شخص جسے کوئی بھی شے بیت اللہ جانے سے روک دے اسے محصر کہتے ہیں۔ اب کس حصر کی وجہ سے تحلل جائز ہوگا اور کس کی وجہ سے نہیں، اس میں اختلاف ہے۔

امام اعظم، صاحبین، زفر رحمہم اللہ:- دشمن، مرض، عارضہ غرض ہر شے جو بیت اللہ جانے سے روک دے، اسکے سبب وہیں حلال ہو جائے۔

امام مالک رحمہ اللہ:- دشمن روکے تو تحلل جائز ہوگا دیگر اشیاء پائی جائیں تو وہیں حالتِ احرام میں رکا رہے، اب اگر ایام حج سے پہلے حصر ختم ہو جائے تو حج پر جائے اور حج کر کے حلال ہو، اگر ایام حج گزر گئے تو عمرہ کر کے حلال ہو۔

امام شافعی و احمد رحمہما اللہ:- ان کا موقف امام مالک رحمہ اللہ والا ہی ہے مگر ایک بات میں اختلاف ہے کہ اگر احرام کے وقت شرط لگا دی کہ بیمار پڑ گیا تو حلال ہو جاؤں گا، تو بھی حلال ہو سکتا ہے۔

دلیل:- حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دشمنوں نے ہی روکا تھا کوئی اور وجہ نہ تھی۔

احناف کی طرف سے جواب:- حصر بالعدو والی روایات میں اگرچہ سبب خاص ہے مگر حکم عام ہے۔

★ کعبہ مشرفہ کتنی مرتبہ تعمیر ہوا؟

اسکی تعمیر کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔

(۱) علامہ عینی فرماتے ہیں کہ شیخ قطب الدین نے فرمایا کہ کعبہ پانچ مرتبہ تعمیر ہوا ہے ① ملائکہ نے، ② ابراہیم علیہ السلام نے ③ قریش نے زمانۂ جاہلیت میں، ④ ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے، ⑤ حجاج بن یوسف نے

(۲) البحر العمیق سے الخمیس میں منقول ہے کہ کعبہ سات مرتبہ تعمیر ہوا۔

① بناء ملائکہ و آدم علیہم السلام، ② بناء ابراہیم علیہ السلام، ③ بناء عمالقہ، ④ بناء جرہم، ⑤ بناء قریش قبل الاسلام، ⑥ بناء ابن زبیر رضی اللہ عنہ ⑦ بناء حجاج۔

(۳) شفاء الغرام میں ہے کہ کعبہ کئی مرتبہ تعمیر ہوا اور اسکے بارے میں جو اقوال منقول ہیں ان کا مجموعہ دس ہے۔

① بناء ملائکہ، ② بناء آدم ③ بناء اولادِ آدم، ④ بناء ابراہیم۔
⑤ بناء عمالقہ، ⑥ بناء جرہم، ⑦ بناء قصی بن کلاب، ⑧ بناء قریش
⑨ بناء ابن زبیر، ⑩ بناء حجاج۔

(۴) حلبی فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ کعبہ فقط تین مرتبہ ہی تعمیر ہوا۔ ① بناء ابراہیم، ② بناء قریش، ③ بناء ابن زبیر۔

بنائے ملائکہ و آدم و شیث کی روایات صحیح طور پر ثابت نہیں۔

اور بناء جرہم، عمالقہ و قصی فقط ترمیمات تھیں۔

★ استلام (رکن یمانی کے) کے بعد ہاتھ چومنے چاہئیں یا نہیں؟

امام مالک رحمہ اللہ: مستحب یہ ہے کہ استلام کے بعد ہاتھوں کو بغیر چومے منہ پر رکھ لے۔

امام شافعی رحمہ اللہ: ہاتھوں کو چومنا بھی چاہیے۔

امام اعظم رحمہ اللہ: بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کی جائے۔

الحمد للہ رب العلمین

تمت ملاحظات الموطا

14-11-2016 - 12:14 PM

سگ عطار ابو شاہد محمد ایوب عطاری
03146083701

ضمیمہ ملاحظات المؤطا
فقہی اصطلاحات اور مشکل الفاظ کے معانی

الصوم:- لغۃً:- مطلق رکنا۔
اصطلاحاً:- صبح سے مغرب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور جماع سے رکنا۔

الصید:-
اس وحشی جانور کو کہتے ہیں جو آدمیوں سے بھاگتا ہو اور بغیر حیلہ نہ پکڑا جاسکتا ہو اور کبھی فعل یعنی جانور کے پکڑنے (اصطیاد) کو بھی صید کہتے ہیں۔

العقیقہ:-
بچہ پیدا ہونے کے شکرانہ میں جو جانور ذبح کیا جاتا ہے اسکو عقیقہ کہتے ہیں۔

العتق:- لغۃً:- قوت۔
اصطلاحاً:- رقیت کا زائل ہونا یعنی مملوک ہونے سے نکل جانا۔ تو عتق ایسی قوت حکمیہ ہے جس کے ذریعے معتق تصرفات شرعیہ کا اہل بن جاتا ہے۔

الولاء:-
"هو ميراث يستحقه المرء بسبب عتق شخص في ملكه او بسبب عقد الموالاة"

الشفعة:- لغۃً:- شفع سے مشتق ہے جس کا مطلب ہے ملانا۔
اصطلاحاً:- غیر منقول جائداد کسی شخص نے جتنے میں خریدا اتنے ہی میں اس جائداد کے مالک ہونے کا حق جو دوسرے شخص کو حاصل ہو جاتا ہے اس کو شفعہ کہتے ہیں۔

الحدود:- حد کی جمع ہے۔ لغۃً:- منع کرنا۔
اصطلاحاً:- عقوبة مقدرة وجبت حقاً لله تعالیٰ۔

احرام کے ممنوعات :- رفیق الحرمین

الحج :- لغۃً :- شئ معظم کا ارادہ کرنا۔

اصطلاحاً :- قصد لبیت اللہ تعالی بصفۃ مخصوصۃ فی وقت مخصوص بشرائط مخصوصۃ۔

پراگندگی

القرنین :- دو لکڑیاں ؛ شَعَثاً :- ؛ التنیتین :- ٹیلے

الغَسول :- صابن نما بوٹی ؛ القمل :- جوں ؛ التفث :- میل کچیل

البرانس :- ٹوپیاں ؛ عصفر :- کسم، زرد رنگ ؛ مَدَر :- گیروا رنگ

المُعَصفرات :- زرد رنگ کیے ہوئے ؛ المُشَبَّعات :- رنگے ہوئے ؛ سیور :- تسمے۔

المنطقۃ :- کمر بند ؛ الشربۃ :- حفیر یکون عند اصل النخلۃ

النعال السِبتیۃ :- بے بالوں والے جوتے ؛ یوم ترویۃ :- آٹھ ذی الحجہ

یَنتَجِعُ بکراتٍ لہ دقیقاً وخَبَطاً :- اپنے اونٹوں اونٹنیوں کو درخت سے جھاڑے ہوئے پتے اور آٹا کھلا رہے تھے۔ قَفَلَ الی اھلہ :- گھر لوٹ گئے۔

خرج الی الرباط :- جہاد پر گیا ؛ صفیف الظبیاء :- خشک گوشت ہرن کا۔

عقیر :- زخمی ؛ الرفاق :- رفقاء ؛ اُرجوان :- گاڑھا سرخ اونی کپڑا

تخلج :- کھٹکے ؛ الحدأۃ :- چیل ؛ النمر :- تیندوا ؛ الضبع :- بجو

یُقَرِّدُ :- چیچڑیاں صاف کر رہے تھے ؛ حَکَّ یَحُکُّ :- خارش کرنا۔

حَلَمَۃً :- چیچڑ (بڑے) قُراد :- چیچڑیاں ؛ اللبان :- لبان

یَبُطُّ :- پھوڑے وغیرہ میں شگاف دینا۔ دُمَّل :- پھوڑا

فَقَأَ :- پھوڑنا۔

کوئی اپنا عمرہ فاسد کر دے

امام مالک :- وہیں سے دوبارہ احرام باندھے جہاں سے پہلے باندھا تھا یعنی میقات سے۔ امام اعظم :- حل سے باندھے۔

یہ قضا کی بنا اسی ادا پر کرے۔

یہ گویا مقیم ہو گیا لہٰذا حل سے

* روزے ذمہ پر ہوں تو کب قضا
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
* شکار تیر لگنے کے بعد نظروں سے اوجھل
امام مالک ↔ امام اعظم
* کلب معلم کا شکار کو کھالینا
امام مالک ↔ امام اعظم
* طافی مچھلی کا حکم
امام مالک ↔ امام اعظم
* مضطر کتنا مردار کھائے
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم وشافعی
* لڑکے کے عقیقے کے کتنے جانور
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ
* عقیقہ کے جانور کی ہڈی توڑنا
امام مالک ↔ امام اعظم
* رضاعت میں دودھ کی مقدار
امام مالک واعظم ↔ امام شافعی ↔ امام احمد ↔ اماں عائشہ
↕
اماں حفصہ
* حرمت رضاعت کی مدت
امام مالک وشافعی وصاحبین ↔ امام اعظم ↔ امام زفر
* رضاعت کبیر
اماں عائشہ ↔ دیگر
* مشترک غلام کو آزاد کرنا
امام مالک ↔ امام شافعی ↔ امام احمد ↔ صاحبین ↔ امام اعظم
* ایسے غلام آزاد کرنا جن کے سوا مال نہ ہو
ائمہ ثلاثہ ↔ امام اعظم
* غلام آزاد کیا تو اس کا مال؟
امام مالک ↔ دیگر علماء
* لونڈی غلام کے ساتھ مار پیٹ
امام مالک ↔ امام اعظم وشافعی
* تمام کفارات میں مومن رقبہ کی قید
ائمہ ثلاثہ ↔ امام اعظم
* آزاد کرنے کی شرط پر غلام خریدنا
امام مالک ↔ امام اعظم
* مکاتب کو کفارے میں آزاد کرنا
امام مالک ↔ امام اعظم
* مدبر کو کفارے میں آزاد کرنا
امام مالک واعظم ↔ امام شافعی
* کافر غلام کو تطوعاً آزاد کرنا
ائمہ ثلاثہ ↔ امام اعظم
* میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا
امام مالک ومحمد ↔ مالکیہ فی المشہور وھدایہ
* مکاتب کی بیع
امام مالک امام احمد وشافعی قدیم ↔ امام اعظم وشافعی جدید

* سائبہ کی ولاء
امام مالک ↔ امام اعظم وشافعی
* شرط خیار کے ساتھ بیع ہو تو شفعہ
امام مالک ↔ امام اعظم وشافعی
* شفعہ کس کس کیلئے
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
* ایک ہی طرح کے چند شفیع ہوں تو تقسیم
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
* شفیع ومشتری میں اختلاف مع گواہ
امام ابو یوسف ↔ طرفین
* ادھار والی جائیداد میں شفعہ
امام مالک واحمد وزفر وشافعی قدیم ↔ امام اعظم
* مشتری نے زمین میں عمارت بنادی
امام مالک وابو یوسف ↔ امام شافعی ↔ ظاہر الروایۃ
* احصان کیلئے اسلام شرط ہا نہیں؟
امام مالک وطرفین ↔ امام شافعی واحمد وابو یوسف
* خود اپنے اوپر زنا کا اقرار کرنے والے کی حد کب
امام مالک وشافعی ↔ امام احمد ↔ امام اعظم
* لواطت کرنے والے کو سزا کب اور کیا
امام مالک ↔ امام شافعی وصاحبین ↔ امام اعظم
* غیر محصن کی حد زنا کیا
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
* غلام کی حد میں جلاوطنی؟
امام مالک ↔ امام شافعی
* مکرہ پر حد ہے یا نہیں
امام اعظم ↔ صاحبین
* حاملہ عورت پائی جائے عذر پیش کرے تو حد؟
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ
* بیٹے کو زانی کہنے پر والد پر حد؟
امام مالک ↔ امام اعظم وشافعی
* تعریض پر حد؟
امام مالک واحمد ↔ امام اعظم وشافعی
* اپنی عورت کی باندی سے زنا پر حد؟
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم ↔ امام احمد
* حج کے غسل احرام کا حکم
امام مالک ↔ امام اعظم وشافعی
* غسل احرام کس پر؟
امام مالک ↔ امام احمد ↔ امام شافعی ↔ امام اعظم
* محرم کا غسل کرنا
امام مالک ↔ امام شافعی واحمد ↔ امام اعظم
* غسل دخول مکہ
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ

* مقذوف یا وارث درگزر معاف کر دے ساقط ہے؟
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم

★ تحلل اول کب
امام مالک ↔ امام اعظم ↔ امام شافعی
★ محرم کیلئے زعفران وورس
امام اعظم ↔ امام مالک ↔ امام شافعی ↔ امام احمد
★ تخمیر المحرم وجہہ
امام مالک واعظم ↔ امام شافعی
★ محرم فوت ہوجائے تو چہرہ ڈھانپنا
امام مالک واعظم ↔ امام شافعی واحمد
★ محرمہ کا دستانے پہننا
جمہور ↔ امام اعظم
★ محرم کا چہرے کو ڈھانپنا
جمہور ↔ فاطمہ بنت منذر
★ احرام سے قبل خوشبو لگانا
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ
★ تلبید
امام شافعی ↔ امام اعظم
★ زعفران ملی غذا کھانا (محرم کیلئے)
امام مالک ↔ صاحب بدائع
★ دو مواقیت ایک ہی سمت ہوں تو؟
امام مالک ↔ امام اعظم
★ کیا احرام کیلئے نیت ہی کافی؟
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
★ الفاظ تلبیہ مخصوصہ پر اضافہ
امام مالک ↔ امام اعظم ومحمد واوزاعی ↔ امام شافعی ↕ امام ابو یوسف
★ کونسا حج افضل
امام مالک واحمد ↔ امام شافعی ↔ امام اعظم
★ عند الاحرام افراد کی نیت بعد میں قران کرنا کیسا
امام مالک ↔ جمہور
★ تلبیہ کب موقوف؟
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ
★ سعی کب کی جائے
امام مالک ↔ امام اعظم
★ اشعار وتقلید سے محرم ہوتا یا نہیں؟
امام مالک ↔ امام اعظم
★ طواف میں طہارت
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
★ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عمروں کی تعداد
امام مالک ↔ جمہور
★ اشہر حج
امام مالک ↔ امام شافعی ↔ امام اعظم
★ محرم کا نکاح کرنا
ائمہ ثلاثہ ↔ امام اعظم
★ محرم کا پچھنے لگوانا
امام مالک ↔ ائمہ ثلاثہ
★ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا جائز یا ناجائز
ائمہ ثلاثہ ↔ امام اعظم

★ محرم کیلئے کس جانور کے شکار کا حکم دینا جائز
امام مالک واعظم ↔ امام شافعی واحمد
★ محرم شکار کرے تو مثل میں کیا دے؟
امام مالک وشافعی ↔ امام اعظم
★ جو جانور فدیہ میں دینا اس میں عمر کا اعتبار؟
امام محمد وشافعی واحمد ↔ شیخین
★ حالت اضطرار میں مردار یا شکار؟
امام مالک ↔ امام اعظم ومحمد ↔ امام ابو یوسف وحسن
★ محرم شکار کرکے کھالے تو کتنے کفارے
امام مالک ↔ امام اعظم
★ محرم کا شکار غیر محرم کو کھانا؟
امام مالک واعظم وشافعی ↔ امام شافعی
★ کلب عقور
حضرت ابوہریرہ ↔ سفیان عن زید بن اسلم ↔ امام زفر ↔ امام مالک
↕ امام اعظم ↔ جمہور
★ حج تطوع کا نائب بنانا جبکہ خود قادر ہو
امام اعظم ↔ امام شافعی ↔ امام احمد
★ محصر کون؟
امام مالک ↔ امام اعظم وصاحبین وزفر ↔ امام شافعی واحمد
★ رکن یمانی کے استلام کے بعد ہاتھ چومنا
امام مالک ↔ امام شافعی ↔ امام اعظم
★ جو اپنا عمرہ فاسد کردے تو احرام کہاں سے باندھے
امام مالک ↔ امام اعظم

Ayub